

فہرست مضامین

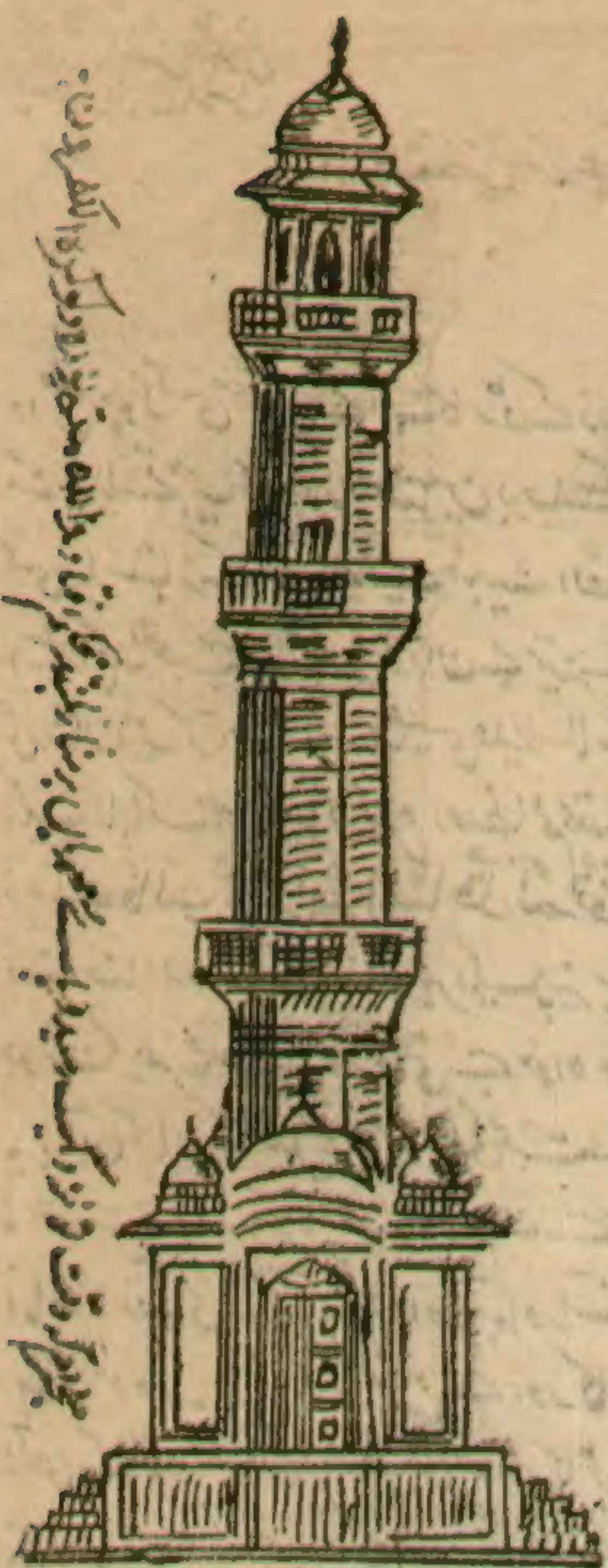
۱۱۔ تازہ الہامات و کشف۔ صفحوں ۱۱  
 (۲) یاد و نگاہ صفحہ تبلیغ الحق ۲  
 (۳) نگاہ ارض بحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ  
 تصویر وائے کارڈوں کی طاقت ۵  
 (۴) کلمات طہیات امام الزمان سائر الرحمن علیہ  
 (۵) ڈائری صفحہ ۱۲  
 (۶) متفرق مضامین۔ صفحہ ۱۲  
 (۷) دارالان کا ہفتہ صفحہ ۱۲  
 استنباطات صفحہ ۱۳ و ۱۴

Digitized by Khilafat Library

چو گویم بانگ کراتی چاه در قادیان مین

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراز جہی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے ۵۰ - (۲) انجمن معارفین سے ۲۵ - (۳) ہندوستان سے باہر سے  
(۴) انجمن اہل سب والوں سے ۱۰ - (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس دے ہو کہ آمدنی والے لوگوں سے ۱۰



نمبر ۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

مازله الهام و كشوف

۱۔ ایک گنہگار نے اپنے کسی شخص سے ہمارے  
ساتھ بر سولف رکھ دی ہے۔  
۲۔ ایک گنہگار نے ایک مکان ہے اس  
جڑنے کے لئے ایک زمین لگا ہے جو اس  
کا ہے اور مجھے پاؤں رکھنے کے ہی میں اور  
ایک دروازہ ہے میں اس زمین پر چڑھتا  
ہوں۔ مگر چڑھ نہیں سکتا اس میں اوپر  
سے کسی نے دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ  
دوسرے راستے سے آؤ۔ ایسا معلوم ہوا  
تھا کہ یہ راستہ تو نزویک ہے اور فوراً پہنچ  
سکتے ہیں مگر دوسرا راستہ اور ہے کوئی دو  
نہیں سو گز کا فاصلہ ہے پس ہم اس دوسرے  
راستے سے جانے لگے تو دیکھا کہ میں ایک غلط  
گھوڑے پر سوار ہوں اور آگے آگے ایک  
خدا شکار ہے جس کا نام غفار ہے اور ایک اور  
سوار بھی ساتھ ہے جو آگے آگے چلتا ہے میں  
غفار کو کہتا ہوں کہ آگے مت نکل ہمارے ساتھ  
ساتھ چل تھوڑا راستہ مل گیا تھا کہ ایک کھجور  
۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ ملا سفندانی راجپناہ  
۶۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ بوقت صبح پیش از نماز فجر

میں نے دیکھا کہ میں گورداسپور سے آیا ہوں۔  
 اور ایک مضبوط گھوڑا لگے رنگ پر  
 سوار ہوں گھوڑے پر ہی ناز پڑی ہے اور  
 اور سجدہ ہی کیا ہے مجھے خیال آیا کہ جب میں  
 گورداسپور گیا تھا تو اپنے بہائی نلام قادر کو سخت  
 بیمار چوڑا گیا تھا اور ان کے بچنے کی امید بھی  
 معلوم نہیں اس کا اب کیا حال ہے۔ مگر کے  
 پاس کوچہ میں میری بخش حجام ملا۔ وہ بڑی  
 خوش خوش بانی کرتا تھا۔ اس سے میں نے  
 پتہ لگا لاکھاب تندرست ہوں گے۔

یا وز فیکان

کہ اتنے آدمیوں میں اسے کس طرح شناخت کروں۔ اس پر میں نے آواز دیتی شادی کیا کہہ رہا ہو گیا۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ اذ کففت عن بنی اسرائیل یعنی جب میں نے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچالیا۔

اپنے دینی بیباکیوں اور دوستوں کی خدمت میں ایک روز صبح

آپ میں سے اکثر صحابان کو یاد ہوگا کہ عمر فاروق  
یا بیچ سال کا ہوا ہے کہ میں نے اپنے عزیز  
بیہائی مرزا ابوب بک مرحوم کی سوخ شاہج  
کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر کچھابی سستی کی  
وجہ سے اور کچھ قلت فرصت سے میں اس  
کار خیر سے عہدہ فرما نہیں ہو سکا۔ آج کل میں تین  
ماہ کی رخصت پر دارالامان میں مقیم ہوں۔  
اور میرا ارادہ ہے کہ اس مبارک سال کی  
کی سیرت کو اس جمعیت کے ایام میں لکھیں  
تاکہ جو بھائیوں۔ اب قریب ۴۴ صفحہ  
کے یہ کتاب حسب چکی ہے۔ اس نئے میں  
سب صحابان کی خدمت میں اطلاع دیتا

ہوں۔ جو ایوب ملک مروجہ سے اخلاص رکھتے  
ہیں کہ اگر وہ اس نئی یا دکا میں حصہ لینا  
چاہیں تو ان کے لئے اب موقع ہے۔ اس لئے  
پندرہ برس روزگار تک مجھے مفصلہ ذیل امور  
میں سے جس کے متعلق ان کا علم اس حجم  
کی نسبت ہوا مطلع دیں۔

(۱) سوانح میں قابل درج علمی یا دینی امور اور  
اخلاقی حالات (۲) مرحوم کے خطوط جو کسی  
دوست یا بہائی کے نام ہوں جنہیں کوئی امر  
قابل اندراج ہو (۳) مرحوم کے خواب یا  
مرحوم کے متعلق خواب جو کسی کو یاد ہو (۴)  
جو اصحاب مرحوم کے متعلق اس کے حالات  
اخلاص و دینی محبت کے متعلق کوئی نظم یا  
کریں گے وہ بھی انشاء اللہ درج کیا جائیگی۔  
نوٹ۔ جن احباب نے پیلہ مرحوم کے  
متعلق خاکسار کو خطوط تعزیت اور اس کے  
دیگر حالات کے متعلق خطوط بھیجے تھے  
وہ محفوظ ہیں۔ موقع پر درج کئے جائیں گے  
مزید عافیت سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس  
کارِ خیر کی انجام دہی توفیق دے۔ آمین  
خاکسار  
مرزا یعقوب بیگ اسٹنٹ سرجن۔  
قادیان



۱۲۔ ہذا الصراط المستقیم صراط الذین  
۱۳۔ نعمۃ علیہم کی تعلیم اور تاکید بغیراء ہوجاتی  
ہے اگر وہ انعام اکرام اب کسی کو ملنے ہی نہیں  
ہیں تو پھر یا جو وقت اس دعا کے مانگنے کی کیا  
حاجت ہے؟ یہ بڑی غلطی ہے جو مسلمانوں  
میں پہل گئی ہے۔ حالانکہ یہی تو اسلام کا حسن اور  
خوبی تھی کہ اس کے برکات اور فیوض اور اس کی  
پاک تعلیم کے ثمرات تازہ بہ تازہ بہت مل سکتے  
ہیں۔ تمام صوفیوں اور اکابران امت کا یہی  
مذہب ہے بلکہ وہ تو کہتے ہیں کہ کامل تصع ہوتا  
ہی نہیں جب تک بروزی رنگ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کو اپنے اندر نہ  
رکھا ہو۔ اور حقیقت میں یہ بات صحیح ہی ہے  
کیونکہ کامل اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے لئے لازم ہے کہ اس کے ثمرات اپنے اندر پیدا  
کرے جب ایک شخص کامل اطاعت کرتا ہے اور  
گو اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں محو اور  
فنا ہو کر رہ جاتا ہے اس وقت اسکی حالت ایسی  
ہوتی ہے جیسے ایک شیشہ سانپ رکھا ہوا ہو  
اور تمام وکمال عکس اس میں پڑے میں کہی  
اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکات اور ان تاثیرات  
کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع  
سے ملتی ہیں محدود نہیں کر سکتا بلکہ ایسا خیال کرنا  
کفر سمجھتا ہوں۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا



کہ بہت میں ایک مقام ہے جو مجھے ہی ملے گا ایک صحابی یہ سن کر رو پڑا آپ نے جب پوچھا کہ تو کیوں رو پڑا تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے آپ کے ساتھ محبت ہے جب آپ اس مقام میں ہونگے تو میں کہاں ہوں گا آپ نے فرمایا کہ تو میرے ساتھ ہو گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے اس کے وجود کو اپنے اندر لے لیا۔ عرض یہ یقیناً یاد رکھو کہ کامل اتباع کے ثمرات ضائع نہیں ہو سکتے یہ تصویف کا مسئلہ ہے اگر غلطی مرتبہ نہ ہوتا تو اولیاء امت تو مر جاتے۔ یہی کامل اتباع اور برداری اور علیٰ مرتبہ ہی تو تھا جس سے بائزید نے محمد کہا یا اور اس کے پیر پر مرتبہ کفر کا فتوے ان کے خلاف دیا گیا اور انہیں شہر بدر کیا گیا مختصر یہ کہ لوگ جو ہماری مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات کا علم نہیں اور وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ کاش اوہ ان حالی کیفیات سے واقف ہوتے تو انہیں معلوم ہوتا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اور حقیقت ان لوگوں نے سمجھی ہی نہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی تاثیرات اور ثمرات بھی باقی نہیں ہیں تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت ہی کیا ہے؟ اور اسلام کی فضیلت ہی کیا۔ اور اس شریعت کے اتباع کی حاجت کیا جب کہ اس کے نتائج اور برکات ہم کو مل رہی ہیں؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک بہبودہ اور کفریہ خیال ہے اسلام کے اتباع کے ثمرات اب بھی اور ہمیشہ مل سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات میں بخل نہیں اور نہ اس کے ہاں کسی بات کی کمی۔

بعض آدمی اپنی بے وقوفی اور شباب کاری سے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم نے ولی بننا ہے؟ میرے نزدیک ایسے لوگ کفر کے مقام پر ہیں اللہ تعالیٰ تو سب کو ولی کہتا اور سب کو ولی بننا چاہتا ہے اسی لئے وہ اھدنا الصراط المستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم نعم علیہ گروہ کی مانند ہو جاؤ۔ جو کہتا ہے کہ میں ایسا نہیں ہو سکتا وہ اللہ تعالیٰ پر بخل کی بہت لگاتا ہے اور اس لئے یہ کہہ کر کفر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا مقام تو یہ تھا کہ آپ محبوب الہی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے دوسرے لوگوں کو بھی اس مقام پر پہنچنے کی راہ بتلائی۔ جیسا کہ فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ یعنی انکو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوب الہی بن جاؤ تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تمکو اپنا محبوب

بنالیکا۔ اب غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع محبوب الہی تو بنادیتی ہے۔ پھر اور کیا چاہئے۔ مگر اصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ ہی کو شناخت نہیں کیا ماقدر اللہ حق قدر ہے۔

ایسا ہی مشیدین انہوں نے فقط اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے رویت لینا ہی نجات کے واسطے کافی ہے۔ یہ کہی ان کو خواہش نہیں ہوتی کہ ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کے اتباع میں ایسے کہوئے جاوین کہ خود حسین بن جاوین۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ اس وقت تک نجات نہیں جب تک انسان نبی کا روپ نہ ہو جاوے۔ وہ انسان جو اپنے مراتب اور مدارج میں ترقی نہیں چاہتا وہ مختل کی طرح ہے۔

میں کہہ کر کہتا ہوں کہ جعفر انبیاء و رسل گذرے ہیں ان سب کے کمالات حاصل ہو سکتے ہیں اس لئے کہ ان کے آنے کی غرض اور غایت ہی یہی تھی کہ لوگ اس نمونہ اور اسوہ پر چلیں۔ یہاں اور میں جنکی وجہ سے ہم کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ موت حیات مسیح کا مسئلہ تو یہی راہ میں آگیا بہت سے مصالح الہی تھے جو یہ مسئلہ پیش آگیا نہ اصل مقاصد اور اغراض ہماری پشت کے اور میں۔ ہاں یہ مسئلہ چونکہ تعلیم الہی کے خلاف تھا اور اس میں توحید کے مضائقہ نظر کو کھد کرنے والے اجزا موجود تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسکا ازالہ کر دیا اور صاف کر دیا کہ سب ہی فوت ہو گئے ہیں۔ مسیح علیہ السلام میں کوئی ایسی خصوصیت نہیں جو دوسرے نبیوں کو نہ ملی ہو میں تسلیم کرتا ہوں کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے لیکن میں یہ بھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ دوسرے نبی جسم کے بغیر آسمان پر گئے ہیں۔ جس قسم کے جسم انکو عطا ہوئے ہیں وہی جسم مسیح کو دیا گیا ہے۔ اور یہ وہ جسم ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوتا ہے۔ یہ پرانی باتیں ہیں تی نہیں چونکہ انہوں نے قرون ثلاثہ کی باتیں پہلا دی ہیں اس لئے بار بار کہتے ہیں کہ کیا ہمارے باپ دادا غلطی پر تھے؟ میں نہیں کہتا کہ وہ غلطی پر تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا کہ وہ زمانہ خبیث اعوجج ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر یہی گفتار ایسا ہی کہتے تھے کہ یہ ہمارے باپ دادا کے خلاف ہے۔ یہ باپ دادا دے کی سند صحیح نہیں ہو سکتی۔ ایک زمانہ قرون ثلاثہ کے بعد گذرا ہے جسکو شیطان نے زمانہ کہتے ہیں۔ یہ درمیانی زمانہ ہزار سال کا زمانہ ہے جسقدر

خرا بیان اور فسق و فجور پہلا ہے اس زمانہ میں یہی پہلا ہے۔ اگر صحابہ کرام ہوتے تو وہ بھی شناخت نہ کر سکتے اس زمانہ کا توجہ الہی عاقلندی نہیں۔ وفات مسیح کا مسئلہ تو ایسا صاف ہو چکا ہے کہ اب کوئی عقل اس کے خلاف تجویز نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا کہ فوت ہو گئے۔ خود مسیح نے اپنی وفات کا اقرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مردوں میں دیکھا اور پھر صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر پہلا اجماع اسی پر کیا۔ اور فیصلہ کر دیا صحابہ کا اجماع غلطی پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ صحابہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی فضیلت ہے۔

یا محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الارسال من قبلہ من کملت کے معنی موت کے نہیں مگر یہ تو ان کی غلطی ہے اس لئے کہ خود اللہ تعالیٰ نے خلت کے معنی کر دئے ہیں افان مات او قتل اگر اس کے سوا کوئی اور معنی ہوتے جو یہ کہتے ہیں تو پھر رفع الجسد العنصری بھی ساتھ ہوتا۔ مگر قرآن شریف میں تو ہے نہیں پھر ہم کیونکر تسلیم کر لیں۔ ایسی صورت میں درمیانی زمانہ کی شہادت کو ہم کیا کریں؟ اور یہ تعجب یہ ہے کہ اس زمانہ میں ہی اس مذہب کے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اس کی وفات کا اقرار کیا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے اگر میرا نام عیسیٰ رکھا تو اس میں اسلام کا کیا برا ہوا؟ یہ تو اسلام کا خیر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیر ہوا کہ وہ شخص جسے چالیس کروڑ انسان خدا سمجھتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایک فرد ان کمالات کو پالیتا ہے بلکہ اس سے بڑھ جاتا ہے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے لکھا ہے کہ مارون رشید نے مصر کا علاقہ ایک حبشی کو دیدیا۔ کسی نے پوچھا تو جواب دیا کہ یہی مصر ہے جسکی حکومت سے فرعون نے خدائی کا دعویٰ کر دیا تھا اسبطر جس مسیح کی خدائی پروردگار نے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے مسیح بنا دیا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علو شان اس سے ظاہر ہو۔

میں چیراں ہوتا ہوں جب دیکھتا ہوں کہ ان لوگوں نے مسیح کو بہت سی خصوصیتیں ایسی دے رکھی ہیں جو اور کسی کو نہیں دی گئیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ مسیح شیطان سے دیسی پاک ہے؟ حالانکہ ہمارا ایمان یہ ہے کہ کسی

نبی کو بھی مس شیطان نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے راستہ باز اور صادق بندوں میں سے کسی کو مس شیطان نہیں ہوتا۔ مطلب اس سے اور تھا اور انہوں نے کچھ اور سمجھ لیا۔ اگر صرف یہ اعتقاد رکھا جاوے کہ مسیح ہی مس شیطان سے پاک تھے اور کوئی پاک نہ تھے تو یہ تو کلمہ کفر ہے اصل بات یہ ہے کہ یہودی مریم علیہا السلام کو معاذ اللہ زانیہ اور حضرت مسیح کو معاذ اللہ ولد الزنا کہتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انکو اس الزام سے بریت کی اور مریم کا نام صلیقہ رکھا۔ اور حضرت مسیح کے لئے کہا کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے اولاد دو قسم کی ہوتی ہے ایک وہ جو مس شیطان سے ہو۔ وہ ولد الزنا کہلاتی ہے دوسری وہ جو روح القدس کے مس سے ہو وہ ولد الحلال ہوتی ہے۔ یہودیوں کا اس پر زور تھا کہ وہ مسیح پر ناجائز میلالتی کا الزام لگاتے تھے اور ان کے ہاں یہ لکھا تھا کہ ولد الحرام سات پشت تک ہی خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ ان کے اس شبہ اور الزام کا جواب ضروری تھا اس لئے انکے متعلق یہ کہا گیا۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ معاذ اللہ معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مس شیطان سے پاک نہ تھے ایسا اعتقاد کفر صریح ہے کیا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آمنہ کی نسبت ایسا الزام لگایا؟ کبھی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ خالفون نے امین اور صادق تسلیم کیا۔

برخلاف اسکے مسیح اور ان کی والدہ کی نسبت یہودیوں کے یہودہ الزام تھے ہی خود عیسائیوں نے سائیکلو پیڈیا میں مان لیا ہے کہ نوزاد اللہ وہ ولد الحرام تھے۔ یہ ایسی صورت میں کس قدر ضروری تھا کہ اس کا ازالہ ہوتا۔ اب یہ ہمارے مخالف اند ہے ہو کر انکی خصوصیت بتاتے ہیں اور منبروں پر چڑھ کر بیان کرتے ہیں حالانکہ یہ تو حضرت مسیح کا ایک داغ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دھویا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسکے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ مثلاً اگر ایک شخص کے چہرہ پر سیاہی کا داغ ہو اور اسے صاف کر دیا جاوے تو یہ کیسی حماقت ہو کہ ایک شخص جسکے چہرہ پر وہ داغ ہی نہیں بلکہ خوبصورت اور روشن چہرہ رکھتا ہو اس سے اس سیاہی کے داغ والے کو افضل کہا جاوے صرف اس لئے کہ اسکا داغ صاف ہو گیا ہے۔



اس قسم کی غلطی ہمیں ہمارے مخالف مبتلا ہیں۔  
ہم ان پر صبر کرتے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اسلام اور ملت پر زور نہ ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم سے توجہ آسمان پر جانے کا سوجہ  
مانگا جاوے تو انہیں قل سبحان ربی کا  
جواب ملے اور مسیح کے لئے تجویز کر لیا جاوے  
کہ وہ آسمان پر چڑھ گئے۔

ایسی خصوصیتوں کا نتیجہ ہوتا ہے کہ اسے  
خدا بنایا جاوے پھر توحید کہاں رہی؟ انہوں  
نے تو ان چالیس کروڑ کی مدد کی جو اسے خدا بنا  
رہے ہیں۔ ان فوسان لوگوں نے ہل شریعت  
کو چھوڑ دیا اور عجب پسند ہو گئے۔ میرے متعلق  
یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ مسیح نے مردے زندہ  
کئے تھے انہوں نے کتنے کتنے ہیں؟ میں اسکا  
کیا جواب دوں پہلے یہ تو معلوم کر لین کہ مسیح نے  
کتنے مردے زندہ کئے تھے؟ پھر اس کے سوا  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ مجھے پہلے ہے  
میں تو آپ کا ایک۔ اودنے تمام مومن آپ  
کے پاس ایک مردہ کی بابت کہا گیا جسکو سائب  
نے کاٹا تھا اور کہا کہ اس کی نئی شادی ہوئی ہے  
آپ اسے زندہ کر دین آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے  
بھائی کو دفن کرو اگر حقیقی مردے زندہ  
ہو سکتے تو سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو یہ عجز دیا جاتا۔ مان یہ سچ ہے کہ بعض  
اوقات سخت امراض میں مبتلا اور ایسی حالت  
میں کہ اس میں آثار حیات مفقود ہوں۔ اللہ  
تعالیٰ اپنے ماموروں اور مرسلوں کی دعاؤں  
کیوجہ سے انہیں شفا دیدیتا ہے اس قسم  
کا احیاء ہم مانتے ہیں اور یہاں بھی ہوا ہے  
اور اس کے سوا دوسری حیات روحانی حیات  
ہے غرض یہ دو قسم کا احیاء ہوتا ہے مانتے ہیں۔  
روحانی طور پر مسیح کا اثر بہت کم ہوا کیونکہ  
یہودیوں نے مانا نہیں اور جنہوں نے مانا انکی  
نگاہیں تھ ہوئی۔ ایک نے لعنت یہودی دوسرے  
نے پکڑا دیا اور باقی بہاگ گئے نان جسمانی  
طور پر بعض کے لئے دعائیں کیں اور وہ مریض  
اچھے ہو گئے۔ اب بھی ہو رہے ہیں۔

### غرض

ہماری اصل غرض اور مقصد اور تعلیم وہ ہے  
جسکا میں ذکر کر آیا ہوں یہ امر و فائت مسیح  
وغیرہ ہماری راہ میں آگئے جو مشرکین کا غلبہ  
توڑنے کے لئے مصلحت الہی نے ایسا ہی  
پسند فرمایا۔ کہ چونکہ موسیٰ علیہ السلام کے  
آخری سلسلہ میں مسیح آیا تھا ویسے ہی یہاں  
بھی فردی تھا کہ مسیح آتا چاہیے کیا۔

بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
وسلم کا نام نہیں موسیٰ تھا اسلئے یہاں بھی شیل مسیح  
ہوتا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اگر وہان موسیٰ ہوتا  
تو شبہ پڑ جاتا۔ لیکن یہاں ایسا کی نظیر موجود  
نہی اسلئے یہاں مسیح ہی کہلایا۔

فرمایا۔ ہماری جماعت کو قیل و قال پر محدود  
نہیں ہونا چاہئے یہ اصل مقصد نہیں تیر کفر نفس  
اور اصلاح ضروری ہے جسکے لئے اللہ تعالیٰ  
نے مجھے مامور کیا ہے۔

### متفرق مضامین

انی مہین من ادادھا نذک | بریلی میں غریب  
حافظ انور حسین صاحب احمدی پرجھض اسوجہ سے  
کہ وہ احمدی ہے جو جو ستم و ظلم کے مخالف  
مسلمانوں نے نثار کیے ہیں ناظرین احکم کو میں پہلے  
سنا چکا ہوں۔ ان ساری بیجا تندیوں کے باقی  
سیابی مولوی احمد رضا خاں صاحب تھے حال  
میں بریلی ہے ایک مقدمہ کی مختصر رویداد میرے  
پاس پہنچی ہے جو اس الہام کی تصدیق کرتی  
ہے اسلئے میں اسے مجسہ بیان درج کرتا ہوں  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب امیر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
آپ بریلی کی حالت کو تو واقف ہو ہی چکے ہیں کہ  
مولوی احمد رضا خاں کی طرف سے کبھی حد و تیش  
پہنچیں اور سوچ رہی ہیں مگر انی مہین من  
ادادھا نذک۔ حضرت اقدس کے الہام کی  
ایسی تصدیق ہوئی ہے کہ بابر شاہ مولوی صاحب  
موصوف جب ہم لوگوں پر خوب ماجرہ صاف  
کر چکے تو وہاں کی طرف رجوع ہوئے اور مولوی  
رعنا احمد گنگوہی اور مولوی اسماعیل دہلوی کی کتابوں  
سے نکتہ چینی کر کے ایک دوسرا فتویٰ مرتب کیا اور  
اسم لکھ دیا کہ لوگ ایسے سخت کافر ہیں کہ اگر ان سے  
کچھ چاہو جائے تو بغیر کاٹ وائے سوئے پاک ہو ہی  
نہیں سکتا اور مولوی ہدایت رسول کو کہیں سے  
بلکہ جابجا وعظ کہلوا نا شروع کر دیا سبحان وعظ  
کیا تھا چنانچہ تبرا تبرا علماء کے نام لے کر وہ  
منغلات گالیاں ملائید بجاتی تھیں کہ سعادۃ  
اور جلال کو یہ سیتسمہ دیا جاتا تھا کہ تم لوگ صرف  
رسول اللہ کو عالم غیب جانتے ہو روزہ نماز اور  
نبی کریم کے باطنی بطرح کے گناہ میں آلود ہو  
تو تمہاری حضرت قیامت لیکن شفاعت کر کے  
گرہ لوگ قطعی جہنم میں جکی پیشانی پر گھڑ پڑا  
ہوتا ہے اور نیچا کرتا نیچے دائری رکھتے ہیں حضرت

رسول اللہ کو عالم غیب نہ جاننے والے شفاعت سے  
محروم ہیں ان مایہوں سے تم گنہگار ہو اور درجہ  
ہو میں جائل اترا سے پرستے ہو اور ہر کسی سے بڑے  
اور نصیحت کرو کیلئے مرنیکو موجود ہمارے طلبہ اور  
عالم غیب جاننے والوں کی مافیت تک تیری سمجھ میں  
جائے کہ پورش کرنا ملائید کا فردود ملعون کہنا  
شروع کر دیا ہر دوسرے سے ہی دھمک شروع ہوئی  
انہوں نے بی سزا گفتی کا اظہار کیا عرض دونوں  
فریق ایک دوسرے کے مونسے کافر بن گئے اب ہوائی  
صاحب کو یہ سوچے کہ جو کچھ اس گیا اسکو ان مولوی  
کی کتاب میں دیکھنا اور کفر کہلانا شروع کر دیا یہاں تک  
کہ ایک طالب علم پر کچھ زیادہ سختی کی اسلئے عدالت  
مجلس شریعت دعویٰ دار کر دیا جب مولوی صاحب  
پاس میں ملکی عدالت سے پہنچا تو مقرر کیا کہ میں تیر  
ہوں اور کو غرض نشین ہوں حاضر عدالت ہونے سے  
معد و ہوں میرا وکیل جو ابھی کر چکا مقرر ہوا  
دہوا پیر درخواست کی کہ عدالت میں مجھ کو کر سونا  
جائے پیر چند دکانے ہی سفارش کی منظور  
ہوئی اس بعد صاحب صلح کے بیان اسلئے کیسی  
کہ کسی لٹنا چاہئے منظور ہوئی آخر مولوی صاحب  
نے صلح طرفین کی سفارش کرائی اور تاج مرغوع  
بہ صفت وکیل کی یہ درخواست گد رانی کہ راضی نہ  
ہو اسلئے اس پر مقدمہ ہر کو بر منظور فرمایا  
جاوے حکم ہوا کہ بے حاضری دہا ملنے منظور  
نہیں ہو سکتی آخر مولوی صاحب کو حاضر ہونا  
پڑا اور باضابطہ طرفین سے چار چار دستخط  
مکمل ہو گئے ایک طالب علم کے پاس کچھ ہونے  
سے حاکم کرتے آخر خدا نے اس کفر کو خاک میں  
لاد دیا آج ہر ستمبر کو فیصلہ ہو گیا کہ کوئی کسیکو  
ملائید کافر مردود وغیرہ نہ کہے سب کچھ بیہودہ  
گردن افرازدہ خوشنیت راگردن اندازہ  
بیت دن ہی گذرے جو اکہوں سے دیکھ لیا  
ماسودن لکھی امانت خدا کو پسند آئی ہی نہیں  
اگر مولوی صاحب کو اب بھی عبرت نہ ہوئی تو ابھی  
بیت کچھ دیکھا پڑ گیا ایسے اشتباہ میں کہ نہایت  
کہ قادیانی کو تیار رہنا چاہیے کہ قہار کا قہر  
شمال سے نازل ہو گا تو کچھ تو یہ نازل ہو گیا  
مگر عبرت دے کو یہی نہیں ہو تا نہیں ہے اور  
ابھی بہت کچھ باقی ہے۔

ماجی جنوری | مرزا عزیز گیسو احمدی ایک منظر پر  
۱۸۷۴ کا حکم حصہ ایک دای جنوری شائع  
کی ہے اس جنوری کی قیمت صرف ۲ روپے اور دو  
۱۱ روپے کے خیر عدا کو پاس فیصدی کیس پر کیا جاو  
مگر کچھ مرزا اور محمد بیگ امین بند و بست ہوئی گئی  
براستہ بنیاد۔

### کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کا مال اسباب محفوظ ہے؟

یقیناً کوئی شخص نہیں ہو گا جو اس امر کا خواہش مند  
نہ ہو کہ اس کا مال اسباب محفوظ رہے؟  
حفاظت مال اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے  
بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگو لیں جنکا ریڈیو یا دیگر  
الحکم نے ہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور  
خوبصورتی کی وجہ سے ہر جگہ ہی جاتے ہیں لکڑی  
کے صندوقوں کے مقابلہ میں یہ ٹرنکس ہر طرح سے  
ہلکے پھلکے اور بہر زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیکھ  
کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ مفر من ہر طرح سے آسانی  
کے ساتھ اسباب بند کر کے لے جاسکتے ہیں چونکہ  
یہ احمدی بھائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس  
میں کسی قسم کے تکلف اور ریا کاری کو انشاء اللہ  
نہ پائیں گے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجھا گیا ہے  
جو لوگ ٹرنکوں کی تجارت کرتے ہیں وہ انکے منظر  
کے تو ان کے ساتھ خاص عایت ہی کیجئے گی مضبوط  
نہرت درخواست کر کے کارخانہ سے منگو لو درخواست  
کرتے وقت فریک ریڈیو سٹیشن کا تہ ضرور لکھو بلٹی  
بندریو قیمت طلب روانہ کیجاوے گی۔ تمام  
درخواستیں نام ستری محمد الدین احمدی مالک کارخانہ  
یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئے۔

### دارالامان کا ہفتہ

- ۱۔ اعلیٰ حضرت حجتہ اللہ علیہ السلام اور اکیس اہل بیت  
الحدیث خیریت سے ہیں۔ براہین احمدیہ جلد چہم کا کام  
تصنیف ہو رہا ہے۔
- ۲۔ حضرت حکیم الامت بی احمد مداح ہے میں آپ کے  
دس قرآن کا وقت مدرسہ کے اوقات کی تبدیلی  
کیوجہ سے بدل گیا ہے اور صبح کو ہونے لگا۔ اس تبدیلی  
وقت پر مولوی صاحب فرماتے تھے خوب سے  
و قرآن الفجر کا مشہود۔
- ۳۔ حضرت مخدوم الملک کے لئے بدستور دعا کی جا  
اور ضرورت ہے۔
- ۴۔ فاضل امروہی کے آنے کی خبر ہے۔
- ۵۔ خان صاحب ذ الفقار علی خاں صاحب اس  
فشریف لگئے۔ لاہور سے منشی تاج الدین صاحب  
اور دوسرے اجاب حاضر دارالامان ہوئے و میرا  
صاحب امیا لگوئی جماعت کے دوسرے آئے ہوتے  
اجاب دایس گئی جو بدی مولائش صاحب سکری  
انجن احمدیہ سیالکوٹ کئی دنوں سے آئے ہوتے ہیں  
اور بہت کچھ جاب تکلف جگہ سے اگر سعادت اندوز ہو  
۶۔ مدرسہ اور آئندہ زندگی رسیدات اگلی شاعت میں

دارالامان کا ہفتہ ۱۰۔ التوبہ سورہ ۱۱۔ التوبہ سورہ ۱۲۔ التوبہ سورہ ۱۳۔ التوبہ سورہ ۱۴۔ التوبہ سورہ ۱۵۔ التوبہ سورہ ۱۶۔ التوبہ سورہ ۱۷۔ التوبہ سورہ ۱۸۔ التوبہ سورہ ۱۹۔ التوبہ سورہ ۲۰۔ التوبہ سورہ ۲۱۔ التوبہ سورہ ۲۲۔ التوبہ سورہ ۲۳۔ التوبہ سورہ ۲۴۔ التوبہ سورہ ۲۵۔ التوبہ سورہ ۲۶۔ التوبہ سورہ ۲۷۔ التوبہ سورہ ۲۸۔ التوبہ سورہ ۲۹۔ التوبہ سورہ ۳۰۔ التوبہ سورہ ۳۱۔ التوبہ سورہ ۳۲۔ التوبہ سورہ ۳۳۔ التوبہ سورہ ۳۴۔ التوبہ سورہ ۳۵۔ التوبہ سورہ ۳۶۔ التوبہ سورہ ۳۷۔ التوبہ سورہ ۳۸۔ التوبہ سورہ ۳۹۔ التوبہ سورہ ۴۰۔ التوبہ سورہ ۴۱۔ التوبہ سورہ ۴۲۔ التوبہ سورہ ۴۳۔ التوبہ سورہ ۴۴۔ التوبہ سورہ ۴۵۔ التوبہ سورہ ۴۶۔ التوبہ سورہ ۴۷۔ التوبہ سورہ ۴۸۔ التوبہ سورہ ۴۹۔ التوبہ سورہ ۵۰۔ التوبہ سورہ ۵۱۔ التوبہ سورہ ۵۲۔ التوبہ سورہ ۵۳۔ التوبہ سورہ ۵۴۔ التوبہ سورہ ۵۵۔ التوبہ سورہ ۵۶۔ التوبہ سورہ ۵۷۔ التوبہ سورہ ۵۸۔ التوبہ سورہ ۵۹۔ التوبہ سورہ ۶۰۔ التوبہ سورہ ۶۱۔ التوبہ سورہ ۶۲۔ التوبہ سورہ ۶۳۔ التوبہ سورہ ۶۴۔ التوبہ سورہ ۶۵۔ التوبہ سورہ ۶۶۔ التوبہ سورہ ۶۷۔ التوبہ سورہ ۶۸۔ التوبہ سورہ ۶۹۔ التوبہ سورہ ۷۰۔ التوبہ سورہ ۷۱۔ التوبہ سورہ ۷۲۔ التوبہ سورہ ۷۳۔ التوبہ سورہ ۷۴۔ التوبہ سورہ ۷۵۔ التوبہ سورہ ۷۶۔ التوبہ سورہ ۷۷۔ التوبہ سورہ ۷۸۔ التوبہ سورہ ۷۹۔ التوبہ سورہ ۸۰۔ التوبہ سورہ ۸۱۔ التوبہ سورہ ۸۲۔ التوبہ سورہ ۸۳۔ التوبہ سورہ ۸۴۔ التوبہ سورہ ۸۵۔ التوبہ سورہ ۸۶۔ التوبہ سورہ ۸۷۔ التوبہ سورہ ۸۸۔ التوبہ سورہ ۸۹۔ التوبہ سورہ ۹۰۔ التوبہ سورہ ۹۱۔ التوبہ سورہ ۹۲۔ التوبہ سورہ ۹۳۔ التوبہ سورہ ۹۴۔ التوبہ سورہ ۹۵۔ التوبہ سورہ ۹۶۔ التوبہ سورہ ۹۷۔ التوبہ سورہ ۹۸۔ التوبہ سورہ ۹۹۔ التوبہ سورہ ۱۰۰۔ التوبہ سورہ ۱۰۱۔ التوبہ سورہ ۱۰۲۔ التوبہ سورہ ۱۰۳۔ التوبہ سورہ ۱۰۴۔ التوبہ سورہ ۱۰۵۔ التوبہ سورہ ۱۰۶۔ التوبہ سورہ ۱۰۷۔ التوبہ سورہ ۱۰۸۔ التوبہ سورہ ۱۰۹۔ التوبہ سورہ ۱۱۰۔ التوبہ سورہ ۱۱۱۔ التوبہ سورہ ۱۱۲۔ التوبہ سورہ ۱۱۳۔ التوبہ سورہ ۱۱۴۔ التوبہ سورہ ۱۱۵۔ التوبہ سورہ ۱۱۶۔ التوبہ سورہ ۱۱۷۔ التوبہ سورہ ۱۱۸۔ التوبہ سورہ ۱۱۹۔ التوبہ سورہ ۱۲۰۔ التوبہ سورہ ۱۲۱۔ التوبہ سورہ ۱۲۲۔ التوبہ سورہ ۱۲۳۔ التوبہ سورہ ۱۲۴۔ التوبہ سورہ ۱۲۵۔ التوبہ سورہ ۱۲۶۔ التوبہ سورہ ۱۲۷۔ التوبہ سورہ ۱۲۸۔ التوبہ سورہ ۱۲۹۔ التوبہ سورہ ۱۳۰۔ التوبہ سورہ ۱۳۱۔ التوبہ سورہ ۱۳۲۔ التوبہ سورہ ۱۳۳۔ التوبہ سورہ ۱۳۴۔ التوبہ سورہ ۱۳۵۔ التوبہ سورہ ۱۳۶۔ التوبہ سورہ ۱۳۷۔ التوبہ سورہ ۱۳۸۔ التوبہ سورہ ۱۳۹۔ التوبہ سورہ ۱۴۰۔ التوبہ سورہ ۱۴۱۔ التوبہ سورہ ۱۴۲۔ التوبہ سورہ ۱۴۳۔ التوبہ سورہ ۱۴۴۔ التوبہ سورہ ۱۴۵۔ التوبہ سورہ ۱۴۶۔ التوبہ سورہ ۱۴۷۔ التوبہ سورہ ۱۴۸۔ التوبہ سورہ ۱۴۹۔ التوبہ سورہ ۱۵۰۔ التوبہ سورہ ۱۵۱۔ التوبہ سورہ ۱۵۲۔ التوبہ سورہ ۱۵۳۔ التوبہ سورہ ۱۵۴۔ التوبہ سورہ ۱۵۵۔ التوبہ سورہ ۱۵۶۔ التوبہ سورہ ۱۵۷۔ التوبہ سورہ ۱۵۸۔ التوبہ سورہ ۱۵۹۔ التوبہ سورہ ۱۶۰۔ التوبہ سورہ ۱۶۱۔ التوبہ سورہ ۱۶۲۔ التوبہ سورہ ۱۶۳۔ التوبہ سورہ ۱۶۴۔ التوبہ سورہ ۱۶۵۔ التوبہ سورہ ۱۶۶۔ التوبہ سورہ ۱۶۷۔ التوبہ سورہ ۱۶۸۔ التوبہ سورہ ۱۶۹۔ التوبہ سورہ ۱۷۰۔ التوبہ سورہ ۱۷۱۔ التوبہ سورہ ۱۷۲۔ التوبہ سورہ ۱۷۳۔ التوبہ سورہ ۱۷۴۔ التوبہ سورہ ۱۷۵۔ التوبہ سورہ ۱۷۶۔ التوبہ سورہ ۱۷۷۔ التوبہ سورہ ۱۷۸۔ التوبہ سورہ ۱۷۹۔ التوبہ سورہ ۱۸۰۔ التوبہ سورہ ۱۸۱۔ التوبہ سورہ ۱۸۲۔ التوبہ سورہ ۱۸۳۔ التوبہ سورہ ۱۸۴۔ التوبہ سورہ ۱۸۵۔ التوبہ سورہ ۱۸۶۔ التوبہ سورہ ۱۸۷۔ التوبہ سورہ ۱۸۸۔ التوبہ سورہ ۱۸۹۔ التوبہ سورہ ۱۹۰۔ التوبہ سورہ ۱۹۱۔ التوبہ سورہ ۱۹۲۔ التوبہ سورہ ۱۹۳۔ التوبہ سورہ ۱۹۴۔ التوبہ سورہ ۱۹۵۔ التوبہ سورہ ۱۹۶۔ التوبہ سورہ ۱۹۷۔ التوبہ سورہ ۱۹۸۔ التوبہ سورہ ۱۹۹۔ التوبہ سورہ ۲۰۰۔ التوبہ سورہ ۲۰۱۔ التوبہ سورہ ۲۰۲۔ التوبہ سورہ ۲۰۳۔ التوبہ سورہ ۲۰۴۔ التوبہ سورہ ۲۰۵۔ التوبہ سورہ ۲۰۶۔ التوبہ سورہ ۲۰۷۔ التوبہ سورہ ۲۰۸۔ التوبہ سورہ ۲۰۹۔ التوبہ سورہ ۲۱۰۔ التوبہ سورہ ۲۱۱۔ التوبہ سورہ ۲۱۲۔ التوبہ سورہ ۲۱۳۔ التوبہ سورہ ۲۱۴۔ التوبہ سورہ ۲۱۵۔ التوبہ سورہ ۲۱۶۔ التوبہ سورہ ۲۱۷۔ التوبہ سورہ ۲۱۸۔ التوبہ سورہ ۲۱۹۔ التوبہ سورہ ۲۲۰۔ التوبہ سورہ ۲۲۱۔ التوبہ سورہ ۲۲۲۔ التوبہ سورہ ۲۲۳۔ التوبہ سورہ ۲۲۴۔ التوبہ سورہ ۲۲۵۔ التوبہ سورہ ۲۲۶۔ التوبہ سورہ ۲۲۷۔ التوبہ سورہ ۲۲۸۔ التوبہ سورہ ۲۲۹۔ التوبہ سورہ ۲۳۰۔ التوبہ سورہ ۲۳۱۔ التوبہ سورہ ۲۳۲۔ التوبہ سورہ ۲۳۳۔ التوبہ سورہ ۲۳۴۔ التوبہ سورہ ۲۳۵۔ التوبہ سورہ ۲۳۶۔ التوبہ سورہ ۲۳۷۔ التوبہ سورہ ۲۳۸۔ التوبہ سورہ ۲۳۹۔ التوبہ سورہ ۲۴۰۔ التوبہ سورہ ۲۴۱۔ التوبہ سورہ ۲۴۲۔ التوبہ سورہ ۲۴۳۔ التوبہ سورہ ۲۴۴۔ التوبہ سورہ ۲۴۵۔ التوبہ سورہ ۲۴۶۔ التوبہ سورہ ۲۴۷۔ التوبہ سورہ ۲۴۸۔ التوبہ سورہ ۲۴۹۔ التوبہ سورہ ۲۵۰۔ التوبہ سورہ ۲۵۱۔ التوبہ سورہ ۲۵۲۔ التوبہ سورہ ۲۵۳۔ التوبہ سورہ ۲۵۴۔ التوبہ سورہ ۲۵۵۔ التوبہ سورہ ۲۵۶۔ التوبہ سورہ ۲۵۷۔ التوبہ سورہ ۲۵۸۔ التوبہ سورہ ۲۵۹۔ التوبہ سورہ ۲۶۰۔ التوبہ سورہ ۲۶۱۔ التوبہ سورہ ۲۶۲۔ التوبہ سورہ ۲۶۳۔ التوبہ سورہ ۲۶۴۔ التوبہ سورہ ۲۶۵۔ التوبہ سورہ ۲۶۶۔ التوبہ سورہ ۲۶۷۔ التوبہ سورہ ۲۶۸۔ التوبہ سورہ ۲۶۹۔ التوبہ سورہ ۲۷۰۔ التوبہ سورہ ۲۷۱۔ التوبہ سورہ ۲۷۲۔ التوبہ سورہ ۲۷۳۔ التوبہ سورہ ۲۷۴۔ التوبہ سورہ ۲۷۵۔ التوبہ سورہ ۲۷۶۔ التوبہ سورہ ۲۷۷۔ التوبہ سورہ ۲۷۸۔ التوبہ سورہ ۲۷۹۔ التوبہ سورہ ۲۸۰۔ التوبہ سورہ ۲۸۱۔ التوبہ سورہ ۲۸۲۔ التوبہ سورہ ۲۸۳۔ التوبہ سورہ ۲۸۴۔ التوبہ سورہ ۲۸۵۔ التوبہ سورہ ۲۸۶۔ التوبہ سورہ ۲۸۷۔ التوبہ سورہ ۲۸۸۔ التوبہ سورہ ۲۸۹۔ التوبہ سورہ ۲۹۰۔ التوبہ سورہ ۲۹۱۔ التوبہ سورہ ۲۹۲۔ التوبہ سورہ ۲۹۳۔ التوبہ سورہ ۲۹۴۔ التوبہ سورہ ۲۹۵۔ التوبہ سورہ ۲۹۶۔ التوبہ سورہ ۲۹۷۔ التوبہ سورہ ۲۹۸۔ التوبہ سورہ ۲۹۹۔ التوبہ سورہ ۳۰۰۔ التوبہ سورہ ۳۰۱۔ التوبہ سورہ ۳۰۲۔ التوبہ سورہ ۳۰۳۔ التوبہ سورہ ۳۰۴۔ التوبہ سورہ ۳۰۵۔ التوبہ سورہ ۳۰۶۔ التوبہ سورہ ۳۰۷۔ التوبہ سورہ ۳۰۸۔ التوبہ سورہ ۳۰۹۔ التوبہ سورہ ۳۱۰۔ التوبہ سورہ ۳۱۱۔ التوبہ سورہ ۳۱۲۔ التوبہ سورہ ۳۱۳۔ التوبہ سورہ ۳۱۴۔ التوبہ سورہ ۳۱۵۔ التوبہ سورہ ۳۱۶۔ التوبہ سورہ ۳۱۷۔ التوبہ سورہ ۳۱۸۔ التوبہ سورہ ۳۱۹۔ التوبہ سورہ ۳۲۰۔ التوبہ سورہ ۳۲۱۔ التوبہ سورہ ۳۲۲۔ التوبہ سورہ ۳۲۳۔ التوبہ سورہ ۳۲۴۔ التوبہ سورہ ۳۲۵۔ التوبہ سورہ ۳۲۶۔ التوبہ سورہ ۳۲۷۔ التوبہ سورہ ۳۲۸۔ التوبہ سورہ ۳۲۹۔ التوبہ سورہ ۳۳۰۔ التوبہ سورہ ۳۳۱۔ التوبہ سورہ ۳۳۲۔ التوبہ سورہ ۳۳۳۔ التوبہ سورہ ۳۳۴۔ التوبہ سورہ ۳۳۵۔ التوبہ سورہ ۳۳۶۔ التوبہ سورہ ۳۳۷۔ التوبہ سورہ ۳۳۸۔ التوبہ سورہ ۳۳۹۔ التوبہ سورہ ۳۴۰۔ التوبہ سورہ ۳۴۱۔ التوبہ سورہ ۳۴۲۔ التوبہ سورہ ۳۴۳۔ التوبہ سورہ ۳۴۴۔ التوبہ سورہ ۳۴۵۔ التوبہ سورہ ۳۴۶۔ التوبہ سورہ ۳۴۷۔ التوبہ سورہ ۳۴۸۔ التوبہ سورہ ۳۴۹۔ التوبہ سورہ ۳۵۰۔ التوبہ سورہ ۳۵۱۔ التوبہ سورہ ۳۵۲۔ التوبہ سورہ ۳۵۳۔ التوبہ سورہ ۳۵۴۔ التوبہ سورہ ۳۵۵۔ التوبہ سورہ ۳۵۶۔ التوبہ سورہ ۳۵۷۔ التوبہ سورہ ۳۵۸۔ التوبہ سورہ ۳۵۹۔ التوبہ سورہ ۳۶۰۔ التوبہ سورہ ۳۶۱۔ التوبہ سورہ ۳۶۲۔ التوبہ سورہ ۳۶۳۔ التوبہ سورہ ۳۶۴۔ التوبہ سورہ ۳۶۵۔ التوبہ سورہ ۳۶۶۔ التوبہ سورہ ۳۶۷۔ التوبہ سورہ ۳۶۸۔ التوبہ سورہ ۳۶۹۔ التوبہ سورہ ۳۷۰۔ التوبہ سورہ ۳۷۱۔ التوبہ سورہ ۳۷۲۔ التوبہ سورہ ۳۷۳۔ التوبہ سورہ ۳۷۴۔ التوبہ سورہ ۳۷۵۔ التوبہ سورہ ۳۷۶۔ التوبہ سورہ ۳۷۷۔ التوبہ سورہ ۳۷۸۔ التوبہ سورہ ۳۷۹۔ التوبہ سورہ ۳۸۰۔ التوبہ سورہ ۳۸۱۔ التوبہ سورہ ۳۸۲۔ التوبہ سورہ ۳۸۳۔ التوبہ سورہ ۳۸۴۔ التوبہ سورہ ۳۸۵۔ التوبہ سورہ ۳۸۶۔ التوبہ سورہ ۳۸۷۔ التوبہ سورہ ۳۸۸۔ التوبہ سورہ ۳۸۹۔ التوبہ سورہ ۳۹۰۔ التوبہ سورہ ۳۹۱۔ التوبہ سورہ ۳۹۲۔ التوبہ سورہ ۳۹۳۔ التوبہ سورہ ۳۹۴۔ التوبہ سورہ ۳۹۵۔ التوبہ سورہ ۳۹۶۔ التوبہ سورہ ۳۹۷۔ التوبہ سورہ ۳۹۸۔ التوبہ سورہ ۳۹۹۔ التوبہ سورہ ۴۰۰۔ التوبہ سورہ ۴۰۱۔ التوبہ سورہ ۴۰۲۔ التوبہ سورہ ۴۰۳۔ التوبہ سورہ ۴۰۴۔ التوبہ سورہ ۴۰۵۔ التوبہ سورہ ۴۰۶۔ التوبہ سورہ ۴۰۷۔ التوبہ سورہ ۴۰۸۔ التوبہ سورہ ۴۰۹۔ التوبہ سورہ ۴۱۰۔ التوبہ سورہ ۴۱۱۔ التوبہ سورہ ۴۱۲۔ التوبہ سورہ ۴۱۳۔ التوبہ سورہ ۴۱۴۔ التوبہ سورہ ۴۱۵۔ التوبہ سورہ ۴۱۶۔ التوبہ سورہ ۴۱۷۔ التوبہ سورہ ۴۱۸۔ التوبہ سورہ ۴۱۹۔ التوبہ سورہ ۴۲۰۔ التوبہ سورہ ۴۲۱۔ التوبہ سورہ ۴۲۲۔ التوبہ سورہ ۴۲۳۔ التوبہ سورہ ۴۲۴۔ التوبہ سورہ ۴۲۵۔ التوبہ سورہ ۴۲۶۔ التوبہ سورہ ۴۲۷۔ التوبہ سورہ ۴۲۸۔ التوبہ سورہ ۴۲۹۔ التوبہ سورہ ۴۳۰۔ التوبہ سورہ ۴۳۱۔ التوبہ سورہ ۴۳۲۔ التوبہ سورہ ۴۳۳۔ التوبہ سورہ ۴۳۴۔ التوبہ سورہ ۴۳۵۔ التوبہ سورہ ۴۳۶۔ التوبہ سورہ ۴۳۷۔ التوبہ سورہ ۴۳۸۔ التوبہ سورہ ۴۳۹۔ التوبہ سورہ ۴۴۰۔ التوبہ سورہ ۴۴۱۔ التوبہ سورہ ۴۴۲۔ التوبہ سورہ ۴۴۳۔ التوبہ سورہ ۴۴۴۔ التوبہ سورہ ۴۴۵۔ التوبہ سورہ ۴۴۶۔ التوبہ سورہ ۴۴۷۔ التوبہ سورہ ۴۴۸۔ التوبہ سورہ ۴۴۹۔ التوبہ سورہ ۴۵۰۔ التوبہ سورہ ۴۵۱۔ التوبہ سورہ ۴۵۲۔ التوبہ سورہ ۴۵۳۔ التوبہ سورہ ۴۵۴۔ التوبہ سورہ ۴۵۵۔ التوبہ سورہ ۴۵۶۔ التوبہ سورہ ۴۵۷۔ التوبہ سورہ ۴۵۸۔ التوبہ سورہ ۴۵۹۔ التوبہ سورہ ۴۶۰۔ التوبہ سورہ ۴۶۱۔ التوبہ سورہ ۴۶۲۔ التوبہ سورہ ۴۶۳۔ التوبہ سورہ ۴۶۴۔ التوبہ سورہ ۴۶۵۔ التوبہ سورہ ۴۶۶۔ التوبہ سورہ ۴۶۷۔ التوبہ سورہ ۴۶۸۔ التوبہ سورہ ۴۶۹۔ التوبہ سورہ ۴۷۰۔ التوبہ سورہ ۴۷۱۔ التوبہ سورہ ۴۷۲۔ التوبہ سورہ ۴۷۳۔ التوبہ سورہ ۴۷۴۔ التوبہ سورہ ۴۷۵۔ التوبہ سورہ ۴۷۶۔ التوبہ سورہ ۴۷۷۔ التوبہ سورہ ۴۷۸۔ التوبہ سورہ ۴۷۹۔ التوبہ سورہ ۴۸۰۔ التوبہ سورہ ۴۸۱۔ التوبہ سورہ ۴۸۲۔ التوبہ سورہ ۴۸۳۔ التوبہ سورہ ۴۸۴۔ التوبہ سورہ ۴۸۵۔ التوبہ سورہ ۴۸۶۔ التوبہ سورہ ۴۸۷۔ التوبہ سورہ ۴۸۸۔ التوبہ سورہ ۴۸۹۔ التوبہ سورہ ۴۹۰۔ التوبہ سورہ ۴۹۱۔ التوبہ سورہ ۴۹۲۔ التوبہ سورہ ۴۹۳۔ التوبہ سورہ ۴۹۴۔ التوبہ سورہ ۴۹۵۔ التوبہ سورہ ۴۹۶۔ التوبہ سورہ ۴۹۷۔ التوبہ سورہ ۴۹۸۔ التوبہ سورہ ۴۹۹۔ التوبہ سورہ ۵۰۰۔ التوبہ سورہ ۵۰۱۔ التوبہ سورہ ۵۰۲۔ التوبہ سورہ ۵۰۳۔ التوبہ سورہ ۵۰۴۔ التوبہ سورہ ۵۰۵۔ التوبہ سورہ ۵۰۶۔ التوبہ سورہ ۵۰۷۔ التوبہ سورہ ۵۰۸۔ التوبہ سورہ ۵۰۹۔ التوبہ سورہ ۵۱۰۔ التوبہ سورہ ۵۱۱۔ التوبہ سورہ ۵۱۲۔ التوبہ سورہ ۵۱۳۔ التوبہ سورہ ۵۱۴۔ التوبہ سورہ ۵۱۵۔ التوبہ سورہ ۵۱۶۔ التوبہ سورہ ۵۱۷۔ التوبہ سورہ ۵۱۸۔ التوبہ سورہ ۵۱۹۔ التوبہ سورہ ۵۲۰۔ التوبہ سورہ ۵۲۱۔ التوبہ سورہ ۵۲۲۔ التوبہ سورہ ۵۲۳۔ التوبہ سورہ ۵۲۴۔ التوبہ سورہ ۵۲۵۔ التوبہ سورہ ۵۲۶۔ التوبہ سورہ ۵۲۷۔ التوبہ سورہ ۵۲۸۔ التوبہ سورہ ۵۲۹۔ التوبہ سورہ ۵۳۰۔ التوبہ سورہ ۵۳۱۔ التوبہ سورہ ۵۳۲۔ التوبہ سورہ ۵۳۳۔ التوبہ سورہ ۵۳۴۔ التوبہ سورہ ۵۳۵۔ التوبہ سورہ ۵۳۶۔ التوبہ سورہ ۵۳۷۔ التوبہ سورہ ۵۳۸۔ التوبہ سورہ ۵۳۹۔ التوبہ سورہ ۵۴۰۔ التوبہ سورہ ۵۴۱۔ التوبہ سورہ ۵۴۲۔ التوبہ سورہ ۵۴۳۔ التوبہ سورہ ۵۴۴۔ التوبہ سورہ ۵۴۵۔ التوبہ سورہ ۵۴۶۔ التوبہ سورہ ۵۴۷۔ التوبہ سورہ ۵۴۸۔ التوبہ سورہ ۵۴۹۔ التوبہ سورہ ۵۵۰۔ التوبہ سورہ ۵۵۱۔ التوبہ سورہ ۵۵۲۔ التوبہ سورہ ۵۵۳۔ التوبہ سورہ ۵۵۴۔ التوبہ سورہ ۵۵۵۔ التوبہ سورہ ۵۵۶۔ التوبہ سورہ ۵۵۷۔ التوبہ سورہ ۵۵۸۔ التوبہ سورہ ۵۵۹۔ التوبہ سورہ ۵۶۰۔ التوبہ سورہ ۵۶۱۔ التوبہ سورہ ۵۶۲۔ التوبہ سورہ ۵۶۳۔ التوبہ سورہ ۵۶۴۔ التوبہ سورہ ۵۶۵۔ التوبہ سورہ ۵۶۶۔ التوبہ سورہ ۵۶۷۔ التوبہ سورہ ۵۶۸۔ التوبہ سورہ ۵۶۹۔ التوبہ سورہ ۵۷۰۔ التوبہ سورہ ۵۷۱۔ التوبہ سورہ ۵۷۲۔ التوبہ سورہ ۵۷۳۔ التوبہ سورہ ۵۷۴۔ التوبہ سورہ ۵۷۵۔ التوبہ سورہ ۵۷۶۔ التوبہ سورہ ۵۷۷۔ التوبہ سورہ ۵۷۸۔ التوبہ سورہ ۵۷۹۔ التوبہ سورہ ۵۸۰۔ التوبہ سورہ ۵۸۱۔ التوبہ سورہ ۵۸۲۔ التوبہ سورہ ۵۸۳۔ التوبہ سورہ ۵۸۴۔ التوبہ سورہ ۵۸۵۔ التوبہ سورہ ۵۸۶۔ التوبہ سورہ ۵۸۷۔ التوبہ سورہ ۵۸۸۔ التوبہ سورہ ۵۸۹۔ التوبہ سورہ ۵۹۰۔ التوبہ سورہ ۵۹۱۔ التوبہ سورہ ۵۹۲۔ التوبہ سورہ ۵۹۳۔ التوبہ سورہ ۵۹۴۔ التوبہ سورہ ۵۹۵۔ التوبہ سورہ ۵۹۶۔ التوبہ سورہ ۵۹۷۔ التوبہ سورہ ۵۹۸۔ التوبہ سورہ ۵۹۹۔ التوبہ سورہ ۶۰۰۔ التوبہ سورہ ۶۰۱۔ التوبہ سورہ ۶۰۲۔ التوبہ سورہ ۶۰۳۔ التوبہ سورہ ۶۰۴۔ التوبہ سورہ ۶۰۵۔ التوبہ سورہ ۶۰۶۔ التوبہ سورہ ۶۰۷۔ التوبہ سورہ ۶۰۸۔ التوبہ سورہ ۶۰۹۔ التوبہ سورہ ۶۱۰۔ التوبہ سورہ ۶۱۱۔ التوبہ سورہ ۶۱۲۔ التوبہ سورہ ۶۱۳۔ التوبہ سورہ ۶۱۴۔ التوبہ سورہ ۶۱۵۔ التوبہ سورہ ۶۱۶۔ التوبہ سورہ ۶۱۷۔ التوبہ سورہ ۶۱۸۔ التوبہ سورہ ۶۱۹۔ التوبہ سورہ ۶۲۰۔ التوبہ سورہ ۶۲۱۔ التوبہ سورہ ۶۲۲۔ التوبہ سورہ ۶۲۳۔ التوبہ سورہ ۶۲۴۔ التوبہ سورہ ۶۲۵۔ التوبہ سورہ ۶۲۶۔ التوبہ سورہ ۶۲۷۔ التوبہ سورہ ۶۲۸۔ التوبہ سورہ ۶۲۹۔ التوبہ سورہ ۶۳۰۔ التوبہ سورہ ۶۳۱۔ التوبہ سورہ ۶۳۲۔ التوبہ سورہ ۶۳۳۔ التوبہ سورہ ۶۳۴۔ التوبہ سورہ ۶۳۵۔ التوبہ سورہ ۶۳۶۔ التوبہ سورہ ۶۳۷۔ التوبہ سورہ ۶۳۸۔ التوبہ سورہ ۶۳۹۔ التوبہ سورہ ۶۴۰۔ التوبہ سورہ ۶۴۱۔ التوبہ سورہ ۶۴۲۔ التوبہ سورہ ۶۴۳۔ التوبہ سورہ ۶۴۴۔ التوبہ سورہ ۶۴۵۔ التوبہ سورہ ۶۴۶۔ التوبہ سورہ ۶۴۷۔ التوبہ سورہ ۶۴۸۔ التوبہ سورہ ۶۴۹۔ التوبہ سورہ ۶۵۰۔ التوبہ سورہ ۶۵۱۔ التوبہ سورہ ۶۵۲۔ التوبہ سورہ ۶۵۳۔ التوبہ سورہ ۶۵۴۔ التوبہ سورہ ۶۵۵۔ التوبہ سورہ ۶۵۶۔ التوبہ سورہ ۶۵۷۔ التوبہ سورہ ۶۵۸۔ التوبہ سورہ ۶۵۹۔ التوبہ سورہ ۶۶۰۔ التوبہ سورہ ۶۶۱۔ التوبہ سورہ ۶۶۲۔ التوبہ سورہ ۶۶۳۔ التوبہ سورہ ۶۶۴۔ التوبہ سورہ ۶۶۵۔ التوبہ سورہ ۶۶۶۔ التوبہ سورہ



واقعہ پڑا باد نیا دی خوشیوں کا خاتمہ ہے جبکہ اولاد نہ ہونا بڑا بایا تو غضب طاق ہے آپ ہی اگر لڑائی کی حد تک پہنچ گئے ہیں تو مفصل ذیل غور سے پڑھیں۔ شہابی خضاب پیش تیل پھیلنے کا ایسا نام ہے بالکل دو منط میں سیاہ بہنور کر دیتا ہے نہ جلد پر داغ دیتا ہے نہ بالوں کو سخت کرتا ہے قیمت عام۔ روح انور نامہ دی لاوی سستی ضعف باہ و داغ جریان۔ در دگر کیواسطے اکسیر ہے۔ پیر کو نوجوان اور کمر نوجوان کو پلٹنے۔ مینٹین روپے فی شیشی۔ روح النساء حیض بے قاعدہ کم یا زیادہ دیر باد یا جلدی تکلیف سے یا بالکل نہ آوے سفید پانی کے لاوی ہواؤں پر موزش ہو غرضیکہ عورت کی سب بیماریوں کے واسطے مہربان شیشی قیمت تین روپے فی شیشی گلو نہ چہرے جہریاں جانیان سیاہ داغ وکیل وغیرہ در در کے خواہ بصورت اور اجلا بنادیتا ہے خوبصورتی کے واسطے لازمی ہے۔ قیمت عام گولیان دروغن۔ ایک استوال سے بال ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں اگرچہ سفید ہو گئے ہوں تو یہی سیاہ ہو جاتے ہیں اور ہر ایک ہمیشہ سیاہ رہتے ہیں قیمت عام۔ بال ڈرائیو کا شیل۔ بلا کسی خارش و تکلیف کے دو منط میں بال کی نازک جگہ کے بال بھی دور ہوں۔ قیمت ہر شیشی سیمسہ میرا۔ دہند۔ عبادی۔ لانی۔ پڑیاں۔ پانی جانا۔ وابتدائی موتی کے واسطے اکسیر قیمت عام فی تولہ۔ لوانا سیر۔ رونی۔ بادی۔ جدی۔ یا آتشک کہو سے لگے ہوں تو بلا تکلیف کم خط و کتابت کا پتہ ڈاکر کھینکد ایم۔ اے بکر مہ پتال فیروز پور شہر پنجاب



یعنی ڈاکٹر کنیش پشاد بھار کو کا بنایا ہوا

جسکو کہ مشہور ڈاکٹر اور لندن رائٹل طبی مدرسہ کے ممبر فیکلٹی اگر امین و لیم  
رسلٹن کریسچ صاحب بہادر نے جانچ فرما کر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے

قوائد نمک سلیمانی

یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خلیہوں کو دور کر کے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے اسوجہ سے حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے۔ اور غذا ہضم ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اگر لوہے پر مہیز کے ساتھ روانہ اس نمک سلیمانی کا استعمال کیا جادے تو نیا اور صاف خون معمول سے زائد تندرست انسان کے بدن میں پیدا ہو سکتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہو کر چستی اور مردانگی پیدا ہو سکتی ہے اور انسان میچ و تندرست رہ سکتا ہے یہ نمک سلیمانی امراض ذیل میں جو کہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں مثلاً ہضمیہ۔ بے ہضمی۔ نفخ۔ قراقر۔ کبھی یا جلی ہوئی غذا کا روں کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ اسہال۔ بحیش۔ ریا ح کا درد۔ کی شکایت۔ بواسیر۔ قبض۔ ان سب شکایتوں میں مثل جادوں کے اپنا اثر دکھاتا ہے۔ کیونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ اور دماغ کی گرمی کا محافظ ہے اسوجہ سے بار بار پیشاب آنے کو بھی روکتا ہے۔ دمہ یا سانس کا پہوننا جو کہ پرمیٹیٹ پیدا کرتی بلغم سے ہوا میں ہی یہ مفید ہے چونکہ یہ معدہ کے فضلات کا سد کو تحلیل کرتا ہے اسوجہ سے کھمبہ کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے سفینہ یا طاعون کے دنوں میں اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے۔

نہ ارون میں ہی دو چار ٹیفیڈون کا خلاصہ

جناب عالی القاب دیباہ اور ناظم یار جنگ استاد جهان مرزا خان صاحب دماغ دہلوی مقام حیدر آباد دکن سرور  
تاریخ ۴ جون ۱۸۵۷ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے آپ کا نمک سلیمانی بہت اہم اور اہمیت کے ساتھ موصوف پایا جیسا  
انتہا میں درج ہے اور جس شخص کو دیا گیا اوس نے یہی توفیق کی۔ جناب صاحبزادہ محمد امین الرحمن خان صاحب  
نیر علی خان دیباہ صاحب عالی عجم مرحوم ہر تبریک و تهنیت کے مقام پر یہ سبب و تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی آپ کا نمک سلیمانی  
بہت سی کبھی طرح کار نفع۔ درد دہیاجی۔ درد شکم کو اسی نہایت مفید پایا میرے چند دوست وعدہ کی شکایت کے  
شکلی تو میری پاس لے گئے آپ کا نمک سلیمانی انکو دیا خدا کے فضل سے ان لوگوں کو آرام ہوا۔ درحقیقت آپ کا نمک سلیمانی امرافض مدد  
کیا اسطے ایک حکم رکھتا ہے۔ اورین خود۔ درد ریاجی اور کبھی ٹکادوں کے مرض میں مبتلا تھا اس نمک سلیمانی کے استعمال سے شفا  
جناب۔ مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد جناب نوید مسعود بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہیں کہ میرا لڑکا پانچ برس  
بغاوردست اور پچیس سال ہوا اور ہر طرح کی دوا دوائی و دواطری کی کئی کئی کوفائدہ نہوا آپ کے نمک سلیمانی کا استعمال کرتا ہوں  
جس سے کو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپ کے نمک سلیمانی سے مرض ویرینہ دفع ہو جائیگا براہ مہربانی دوشیشیان  
نمک سلیمانی کی اور پھر پھر۔ جناب ابوالکلام صاحب مقام کو کو نمک جاپان سے ۱۸۵۷ء گنت ۱۸۵۷ء کو تحریر  
فرماتے ہیں کہ میں آپ کا نمک سلیمانی بہت اہمیت ہوں کہ آپ کے بنائے ہوئے نمک سلیمانی سے سفر میں جو کچھ جاپان آتے وقت  
درپیش تھا۔ بہت مدد ملی۔ مسند دی سیاری مثل تے مٹی و چکر وغیرہ میں اس کے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تھا۔ آپ کا نمک سلیمانی  
معدہ کی تکلیفوں کے واسطے ہی نہایت ہی مجرب دوا ہے اور کہانے میں نہایت خوش رائے ہے۔

جناب بالوہل نام صاحب زیندہ لاؤریہ نے محفل خاکمیراٹل انیشیاٹک سوسائٹی و سیاح یورپ و امریکہ و دیگرہ سے اکوہترہ  
کو حریف فرماتے ہیں کہ آپکا ملک سلیمانی صرف حد ہی کے واسطے اکیسویں ہے بلکہ سمندر کی بیماریاں مثل مٹی چاکرے بخار  
و غیرہ میں ہی اپنا اثر بہت چھاد کر آتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپکا یہ ملک سلیمانی سمندر کے سفر کرنے والے لوگ اپنے ساتھ  
لے کر خود و فائدہ اٹھا سکیں اور اسکے نتیجہ میں سمندر کا سارا لون سے محفوظ رہے۔

کلمہ طوطی بلیا جناب پرہیز را شکوہ صاحب مرا ہمے تحریر فرماتے ہیں کہ باگو کیش پشاور بھارگو کا بندیا ہو  
نیک سماں کا بھلا کرم کا وقت طے نہ کر اسطے بہت ہی مفید ہے۔


جناب یحییٰ بن علی السلام علیہ السلام ایضا در بیان اخبار لا یؤتی فی روزانه سیصد و پنجاه مثقال ۱۸ جنوری میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی  
تغییر پیش نہ آئے گا کہ جناب ابراہیم علیہ السلام نقل شدہ بعضی ہیئتوں یا آریا گیا نہایت مفید یا کسی اور جلی ہوئی و کاغذ  
کو روک دیتا ہے۔ غرض ہر فرض حد کیلئے نہایت نافع چیز ہے جن کو اگر کوئی نہ دیکھتا ہے تو ہر روز وہ کہانی کے ساتھ ہر روز اس کی

19.2

چند روز حال تنگ پیدا گویند و از آنکه سیاحتی بخاکش شهر نیاص - (الوار احمد به پیر

ض

۵۰ هزار پیر یا پورنو مفت



عنونہ کی تعداد پانچ ہزار ہے اور ہر کمرہ کا منہ زار  
۱۰۰۰ مربع ہے جو پانچ ہفت سال سے زیرِ مہمت  
میں اس کے خرمیاد و جود میں سیکڑوں ہیکڑ

غیر کہ تھوڑا بچہ ہر اسے ڈر کر بچاؤ کرے۔ اس کے بعد اس کے ہاں  
یہ وہ سر ہے جو پانچ سال کے بچہ کی ہفت  
مین اس کے خرمیہ اور جو دین میں بیکرون میں  
عہدہ داروں کے موجود ہیں جن کے متعلق کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے مفید ہونیکا اس سے زائد  
اور کیا ثبوت ہوگا کہ یکم دسمبر سے صرف ۱۱۔ دسمبر تک تین ہزار پڑھنے والی کو گون نے منگوائیں اس پر تجربہ کیا بعد  
فیصدی کی فرمائشیات آچکی ہیں اور یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ریستو ایک فقیر معاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں  
کی عبادت سے اشاعت عام کی گئی ہے۔ آنچہ کا کوئی مرض ایسا نہیں جس پر دس میں بار تجربہ نہ ہو اس پر مرض میں بھی مفید  
ثابت ہوا ہے۔ ابتدائی ترول میں اگر کسی سر نے فائدہ محال کیا ہے تو اسی سر نے دوسرے قریب قریب تمام اطراف  
اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ فزولاء کا سوائے قح کے اور کو علاج نہیں چلا۔ بھولا۔ دھند۔ بخار۔ سبل  
پالی جانا۔ پڑبال۔ خارش۔ متیاب۔ مبتدا۔ ابتدائی۔ سرخی۔ ناخن۔ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے جوڑے آتا  
ہے بصارت بڑھاتا ہے عام طور پر اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں آتی اور حالت مرض لگائے تو  
ازالہ مرض کے لئے اکثر ہے ایک تو ہر سال ہر سے زائد کو کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایک جٹوں کی ضرورت ہے  
تاجران۔ دوا فر۔ وٹرون اور ڈاکٹرون کو اس طرف متوجہ ہونا چاہئے اور قواعد انجمنیہ درخواست آنے پر  
روانہ کئے جائینگے دریافت طلب امور کیلئے جوابی کا طریقہ لکھنے کا آنا ضروری ہے فرمائشیات و تلیو  
پے اسل منگو آنے میں جانین کا اطمینان ہوگا۔ محصول وغیرہ ذمہ خریدار بلحاظ فائدہ عام قیمت سر  
خاکی فی تولہ پیر۔ سر مر سیاہ بھری فی تولہ ۸

کم خرج بالا نشین

دایمی تجارت کو ترقی دینے کو واسطے سم

نے خاص طور پر سوتلی بیٹی اور بیٹے

اور مختلف اوصاف پختہ رنگ کی تیار رکھا  
کیا اسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش و منی میں یہاں کے چالبگہرست کار یگروں نے یہ کمال دکھایا ہے کہ  
بالکل ریشمی معلوم ہو تہیں اور پائیداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک منہ ہنگا کر دیکھنا تو فرمائے۔  
قیمت فی تہان تسلیم طول ۴ گز ۱۰ اکر عرض ۱۰ اکر عجم ۱۰ قیمت فی تہان قسم دوم طول ۴ گز ۱۰ اکر عرض ۱۰ اکر عجم  
جلد خط و کتابت و ترسیل زر بنام خیر کار خانہ سرسہ نور کا کوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے  
المشتہر محمد اعجاز علی مالک کار خانہ سرسہ نور کا کوری

کی نئی شرط

اسرار خانہ نے ہشتہاری دیو کو سچا

اس کارخانہ نے شہزادی دہوکہ کی چاکلی کی **نئی شرط** یہ تجویز کی ہے کہ ہر دو کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنی پر روانہ کیا جائے۔ ہر مسیحا یہانی۔ یہ سمرہ امراہن چشم کا جانی دشمن ہے۔ جسے چند روز کے استعمال سے جال آہر پولا دستہ دشو چشم۔ پڑیاں ساکھوں سپانی بہنا۔ نزول الماد وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزما بٹش غرو کیجئے بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ **سنتون دندان** جس کے استعمال سے ڈاڑھ خواہ مسوڑ ہے کالکیسا ہی بیتیاب کردہ درد ہو یا دورہ ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا یا دانتون سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہیں۔ قیمت فی کبس ۴ روپو ڈیال الصفا یہ پوڈر دیگر پوڈرون کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلتی کرتا ہے بلکہ جاتے مستعمل نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں فارغ کر دینا اس کا کام ہے قیمت فی ڈبیا خورد ۲ روپو ڈبیا کلان ۴۔

المشتر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلیکٹ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی احتیاج عظمیٰ

ند کی بیماریاں قتلِ مسلمی چاکر تھے۔ بجا  
ند کے سفر کرنا والے لوگ اپنے ساتھ

ایک نظر ادم بھی

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اور  
کارخانہ کثرت سے ہو گئے ہیں بلحاظ قدامت اب سے ترقی  
دیکھی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سوطیا  
کئے جاتے ہیں اور خوش محالگی سے کارخانہ انجام دیتا  
ہے شائقین بطور نوٹ ضرور طلب کریں۔  
راحم محمد عبداللہ تاجران عطر قنوج

یہ نادیان میں شیخ یعقوب علی تریا حموی اینڈ سنز مالک کے اہتمام میں چھپکر شائع ہوا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِمَا صَلَّيْتَ عَلَى

# تبلیغ الحق

ابراہیم علیہ السلام

محمد مصطفیٰ علیہ السلام

واضح ہو کہ کسی شخص کے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف منسوب کرتے ہیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت کچھ مٹے پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حسین بوجہ اسکے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا لکن اللہ علی الکاذبین۔ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستہ کے مٹے سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں مگر ساتھ اسکے میرے دل میں یہ بھی خیال گذر رہا ہے کہ چونکہ اکثر شیخ نے اپنے ور و تہذیب اور دین و وطن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے ایسے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفینہ بات کے جواب میں سفینہ بات کہہ دی ہو جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بڑ بانی کے مقابل پر جو حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ جنت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔ بہر حال میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دینا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کٹھن اور ظالم تھا اور جن معنوں کے رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنی اس میں موجود نہ تھے مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے اس لئے نفل ایسے شخص کی نسبت فرماتا ہے **قَالَ لَا تَعْلَمُ أَمَّا قُلْ لَمْ تَكُونُوا وَلَكِنْ قُلْتُمْ لَا تَكُونُوا** اس لئے کہ تم مومن نہ ہو مگر کہتے ہو کہ تم مومن نہ ہو۔ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اسے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کرتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لیے اختیار کرتے اور ان کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال یا سقا نہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب کے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بد نصیب یزید بد کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر **حَسْبُكَ اللَّهُ** عتہ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا نوالے اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سر داران بہشت میں ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے وجہ سلب ایمان ہے اور اس امام کا تقویٰ اور حجت الہی اور صبر و راستقامتہ اور نہ ہر اور عبادت ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدار کو نبولے ہیں جو اس کوئی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور جماعت اور تقویٰ اور راستقامتہ اور محبتہ الہی کے تمام نقوش ان کا سوا کسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کی قدر۔ مگر فہمی جو ان میں سے ہے۔ دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں یہی وجہ **حَسْبُكَ اللَّهُ** کی شفاؤۃ کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تاحسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔ غرض یہ امر سنائیت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی ہیں داخل ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی حقیر کی جلے۔ اور جو شخص حسین یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین سے ہے حقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استغاثہ اتنی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے اپنے ایمان کو ضائع کر لے کیونکہ اصل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے جو شخص مجھے بڑا کتے یا دشمن کرتا ہے اسکے دشمن میں کسی برگزیدہ اور محبوب الہی کی نسبت منوخی کا لفظ زبان پر لانا سخت نصیبت ہے ایسے موقع پر درگزر کرنا اور نادان دشمن کے جھٹیں دھا کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر وہ لوگ مجھے جانتے کہ میں کس کی طرف سے ہوں تو ہرگز بڑا نہ کہتے وہ مجھے ایک دجال اور منقری خیال کرتے ہیں۔ میں نے جو کچھ اپنی نسبت میں لیا اور جو کچھ اپنے متبع کی نسبت کیا وہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا نے کہا۔ پس مجھے کیا ضرورت ہے کہ ان بھونکوں کو دوں۔ اگر میں حقیقت منقری اور دجال ہوں اور اگر حقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف انکو منسوب کرتا ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور منقریوں سے ہو کر رہا ہے کیونکہ محبوب اور مردود کیا نہیں ہو کرتے۔ سوائے عزیز۔ مگر کہ اگر وہ آخرت میں منقری ہے کھل جائے گا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وقت پر آیا ہوں۔ مگر وہ دل بھوت ہو گئے اور انہیں جو بندہ کہیں میں انکا کیا علاج کر سکتا ہوں۔ خدا میری نسبت اشارہ کر کے فرماتا ہے کہ **رَبِّانَا** ایک مذہب پر دینا اس کو قبول کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور و جہل سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ پس جبکہ خدا نے اپنے ذریعہ سے کہ وہ زور اور جہل سے میری سچائی ظاہر کرے گا تو اس صورت میں کیا ضرورت ہے کہ کوئی شخص میری جماعت میں سے خدا کا کام اپنے گلے ڈال کر میرے مخالفانہ ناجائز حملے شروع کرے۔ نرمی کرو اور دعائیں گے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شیعہ ٹھہرو۔ اور زمین پر اہستگی سے چلو۔ خدا کسی قوم کا رشتہ دار نہیں ہے۔ اگر تھے اس کی جماعت کیلئے تقویٰ اور طہارت کو اختیار کیا اور کھارے داؤں میں خوف اور خشیت پیدا نہ ہوا تو یقیناً سمجھو کہ خدا محض مخالفوں سے پہلے ہلاک کر لیا کیونکہ کھاری آنکھ کھلی گئی اور پھر کچھ تم سو گئے۔ اور یہ تم خیال کرو کہ خدا کو کھاری کچھ حاجت ہے اگر تم اس کے حکم پر نہیں چلو گے۔ اگر تم اس کی حدود کی عزت نہیں کرو گے تو وہ محض ہلاک کرے گا۔ اور ایک اور قوم تھا یہ غرض الے گا جو اس کے حکم پر چلے گی۔ اور میرے آنے کی غرض صرف یہی نہیں کہ میں ظاہر کروں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یہ تو مسلمانوں کے دائرہ سے ایک رک کا اٹھانا اور سچا واقعہ ظاہر کرنا ہے بلکہ میرے آنے کی اصل غرض یہ ہے کہ مسلمان خالص توحید پر قائم ہو جائیں اور انکو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو جائے اور ان کی نمازیں اور عبادتیں و روق اور احسان سے ظاہر ہوں اور ان کے اندر سے ہر ایک قسم کا گند نکل جائے اور اگر مخالفت سمجھتے تو عقائد کے بار میں مجھ میں اور ان میں کچھ بڑا اختلاف نہ تھا مثلاً وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مع جسم آسمان پر اٹھلے گئے سو میں بھی قائل ہوں کہ جیسا کہ آیت **فَإِنِّي مُتَوَقِّئُهَا** و **أَفْعَلُ الْيُسْرَىٰ** کا منشا ہے بیشک حضرت عیسیٰ بعد وفات جس جسم آسمان پر اٹھلے گئے صرف فرق ہے کہ وہ جسم منقری نہ تھا بلکہ ایک نورانی جسم تھا جو انکو اسی طرح خدا کی طرف سے ملا جیسا آدم اور ابراہیم اور موسیٰ اور داؤد اور یحییٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کو ملا تھا ایسا ہی معقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ ضرور دنیا میں دوبارہ آئے ہوں گے جیسا کہ آگے صرف فرق یہ ہے کہ جیسا کہ قدیم سے سنتہ اللہ ہے انکا نام صرف بروزی طور پر ہوا جیسا کہ ایسا نبی دوبارہ دنیا میں بروزی طور پر آیا تھا پس سوچنا چاہیے کہ اس قلیل اختلاف کی وجہ سے جو ضرور ہونا چاہیے تھا اس قدر شور مچا کہ قدر تقویٰ سے دور ہے آخر جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بنا کر آیا ضرور تھا جیسا کہ لفظ حکم کا معنوم ہے کچھ غلطیاں اس قوم کی ظاہر کرتا جلی طرٹ وہ بھی جاگا ورنہ اسکا حکم کھانا باطل ہوگا۔ اب زیادہ کھنکھن کی ضرورت نہیں۔ میں اپنے مخالفوں کو صرف یہ کہہ کر انکو **مُكَاتِرَاتِي** **عَاجِلِ الْفَسَادِ** **تَعْلُو** اس اعلان کو ختم کرنا ہوں **وَالسَّلَامُ عَلَيَّ مِنْ أُنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ**

المعلن خا کسار میرزا غلام احمد قادیانی - مکتوبر ۱۹۰۷ء

## متفرق باتیں

الحکم کی کسی گزشتہ اشاعت میں ایک بندے کے مطلق سود کے مطلق اعلیٰ حضرت کی ایک تقریر شائع کی گئی ہے ہر چند وہ کافی طور سے اس امر پر روشنی ڈالتی ہے کہ یہ سود اضطراری

حالات میں محض اشاعت اسلام کے لیے جائز ہے یہ مطلب نہیں کہ اس سود کے عام جواز کا فتویٰ چل کیا جاوے۔ لیکن مزید اطلاع کی خاطر جو حضرت اقدس کے وہ الفاظ بھی درج کرنے ضروری معلوم ہوتے ہیں جو اس بلا کے عام ہونے کی وجہ سے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ ایک دوسرے غرض کی کہ اگر اس طرح سے ایک خاص طرح کے سود کے روپیہ کا کوئی اجازت دینی ہو تو لوگو

میں اسکا رواج وسیع ہو کر عام بنا جن میں پیدا جائیگی فرمایا کہ بیجا غرضائے کیسے تو بڑی جیلے ہیں۔ بعض شریر لافظیوں والوں کے پیٹھ کر دیتے ہیں کہ نماز نہ پڑھو ہمارا منشا صرف یہ ہے کہ اضطراری حالت میں جب خیر پر کھائیگی اجازت نفسانی ضرورت کو تو مٹا جائے تو اسلام کی ہمدی کے وسط اگر انسان دین کو ہلاکت پہنچائے وہ سود کے روپیہ کو خیر کرے تو کیا اجازت ہے

یہ اجازت محض المقام اور محض الزمان ہے۔ یہ نہیں کہ ہمیشہ کیسے اس پر عمل کیا جائے۔ جب اسلام کی نازک حالت میں رہے تو پھر اس ضرورت کیسے مٹے بھی سود لینا ایسا ہی حرام ہے۔ کیونکہ وہ اس سود کا عام نوعیت ہی ہے۔



## گزارش حضرت مود اللہ علیہ السلام

منہ رجبہ ذیل نظم مولوی علی احمد صاحب  
حقانی کلا نوری نے جوش محبت اور  
حسن ارادت سے لکھی ہے جو بی سلا  
اور عمدگی مضمون سے قابل قدر ہے  
افسوس ہے ہماری جماعت میں اکثر  
لوگ نظم لکھتے ہیں لیکن وہ اس خدا  
داد ملکہ سے کام نہیں لیتے۔ نظم انسان  
کو فطر عاقل پسند ہوتی ہے اور وہ موثر  
ہوتی ہے اگر سلسلہ عالیہ کی سچائی کے  
دلائل نظم میں لکھے جاویں تو بہت  
مفید ہو سکتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

اے سایہ رحمت خدائی  
مقبول جناب کبریائی  
اے زینت مسند خلافت  
صدیوں ہے تھکا دین  
دنیا کا چمن آجر چلا تھا  
لکھا تو پہول۔ زرد پتے  
بگڑی تھی ہوا کہ تھی نہ باقی  
گل ہے کہ نہ گدین تو کھلتے  
ہرست مجاہد انتہا اندمیر  
عصمت دہلی ہی دایہ کر  
توحید کا خون سور باغنا  
قبضے میں ہوئے نفس غیور  
دنیا نے دنی کو عشق ڈال  
اس حال کو ہم کس طرح جکے تھے  
آنا ترادہ بہار لایا  
دنیا کی پلٹ گئی ہے کایا

پہلی سی زمین نہ آسمان پر  
ایک جان سی فلکی زمین پر  
جائے جائے نصیب ہے  
اندھ جو نہ دیکھیں نہ دیکھیں  
آنکھوں والے تو دیکھتے ہیں  
بوسے شمس قمر کہ ٹان ہے  
بولی یہ زمین کہ ٹان سیان

اے وقت پر اپنے آنیوالے  
اے پیر طریقت محمد  
اے سلسلہ مہمانت کی  
اے عشق محمدی کی کوکے  
اے جذبہ شوق احمدی میں  
الہ کے دے سو کر ہمیں بھی  
ٹان ایک نگاہ لطف اور شری

قبرانی کوہین اٹھا پرتے  
احسان ہے گایا دیترا  
حقانی کو حق سے روح دکا  
توفیق عمل خدا سے لے دے  
اے ہم کو دعا سکھانے والے

## تصویر والے کارڈوں کی نعت

بہی کے ایک سوداگر نے حضرت مسیح  
مود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر  
والے کارڈ چھپوائے تھے اور ان کا  
اشتہار الحکم میں ہی شائع کر دیا گیا جو  
ایک معمولی اشتہار سمجھ کر شائع ہوتا رہا  
اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میری نیت  
اس اشتہار کی اشاعت سے کیا تھی؟  
میرا ذاتی خیال یہ تھا کہ یہ بھی تبلیغ کا  
ایک ذریعہ ہوگا لیکن یہ مرض تصویر  
بازی کا کچھ ایسا ترقی کرنے لگا کہ حضرت  
حجتہ اللہ مسیح مود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو خصوصیت کے ساتھ اسپرٹو جگہ کرنی  
پڑی اور پھر زور الفاظ میں اس کی  
حرمت اور ممانعت کا فتویٰ دیا  
اور اس طرح پراس باب البدعت کو  
کھینچے ہی بند کر دیا۔ جزاء اللہ احسن البجاء۔  
الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مختصر طور پر  
یہ اعلان دے دیا گیا تھا۔ آج تصویر  
کے ساتھ حضرت اقدس کی تقریر کا  
خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔  
آج کے بعد یقین کیا جاتا ہے  
کہ اعلیٰ حضرت حجتہ اللہ مسیح مود  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر  
کا کارڈ استعمال کیا جاویگا۔

ذکر آکر ایک شخص نے حضور کی تصویر پر ایک  
کارڈ چھپوائی ہے تاکہ لوگ ان کارڈوں کو خرید  
کر غلط عقائد میں مبتلا نہ ہوں۔ حضرت مسیح مود  
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دنیا۔ میرے نزدیک  
یہ درست نہیں بدعت پھیلانے کا یہ پہلا قدم  
ہے۔ ہم نے جو تصویر فروالینے کی اجازت دی  
تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ اتریکہ کے لوگ  
جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ  
شناختی کا علم رکھتے ہیں۔ اور اس سے فائدہ  
حاصل کیسے ہیں۔ ان کے لئے ایک روحانی  
فائدہ کا موقع ہو کیونکہ جیسا تصویر کی

حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموماً نہیں رکھتی  
بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ  
ہے اور نقصان نہیں تو وہ حسب ضرورت  
اسکو استعمال کر سکتا ہے خاص اس یورپ  
کی ضرورت کے واسطے اجازت دی گئی۔  
چنانچہ بعض خطوط یورپ۔ امریکہ سے آئے  
جن میں لکھا تھا کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے ایسا  
ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت  
تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت  
میں ہر ایک امر جو مایہ نفع الناس کے نیچے آئے  
اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے لیکن یہ جو کارڈوں  
پر تصویریں بنی ہیں ان کو خریدنا نہیں چاہیے  
بمقام پرستی کی جو تصویر ہے۔ جب انسان  
کسی کا معتقد ہوتا ہے تو کچھ بڑے تعظیم تصویر کی  
بھی کرتا ہے۔ ایسی باتوں سے بچنا چاہئے اور  
ان سے دور رہنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ  
ہماری جماعت پر سر نکالتے ہی آفت  
پر طر جائے۔ میں اس ممانعت کو کتاب  
میں درج کر دیا ہے جو زیر طبع ہے۔ جو لوگ  
جماعت کے ازر ایسا کام کرتے ہیں ان پر  
ہم سخت ناراض ہیں اور خدا ناراض ہے۔  
ٹان اگر کسی طریق سے کسی انسان کی روح  
کو فائدہ ہو تو وہ طریق مستحب ہے۔

(ایک کارڈ تصویر والا دکھایا گیا) دیکھ کر  
فرمایا یہ بالکل ناجائز ہے ایک شخص نے اس  
قسم کے کارڈوں کا ایک بنگلہ لا کر دکھایا۔  
کہ بیٹے یہ تاجرانہ طور پر فروخت کے واسطے  
خرید گئے تھے اب کیا کر دین فرمایا ان کو  
جلا دو۔ اور تاملت کر دو ان میں امانت  
دین اور امانت شرع ہے نہ ان کو گھر  
میں۔ کہو اس سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ اس  
سے آفرین بدعت پرستی پیدا ہوتی ہے۔  
اس تصویر کی جگہ پر اگر تبلیغ کا کوئی فقرہ  
ہوتا تو خوب ہوتا۔ یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء۔

## کلاما طیباً امام الزین باسلامہ الرحمان

۲۰۔ سترہ شب قبل ظہر۔ جیسا اشر دعا  
میں ہے ویسا اور کسی شے میں نہیں ہے  
مگر دعا کے واسطے پورا جوش معمولی باتوں میں  
نہیں ہوتا۔ بلکہ معمولی باتوں میں تو بعض  
دفعہ دعا کرنا گستاخی معلوم ہوتی ہے اور  
طبیعت صبر کثیر راغب رہتی ہے۔ ٹان

مشکلات کے وقت دعا کے واسطے پورا  
جوش دل میں پیدا ہوتا ہے۔ تب کوئی خارق  
عادت ظاہر ہوتا ہے۔

کہتے ہیں دہلی میں ایک بزرگ تھا۔ بادشاہ  
دقت اس پر سخت ناراض ہو گیا۔ اس وقت  
بادشاہ کہیں باہر جاتا تھا۔ حکم دیا۔ کہ  
واپس آکر میں تم کو ضرور پھانسی دوں گا۔  
اور اپنے اس حکم پر قسم کھائی۔ جب اس  
کی واپسی کا وقت قریب آیا۔ تو اس بزرگ  
کے دوستوں اور مریدوں نے غلین ہو کر  
عرض کی۔ کہ بادشاہ کی واپسی کا وقت اب  
قریب آگیا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ ہنوز  
دہلی دور است۔ جب بادشاہ ایک دو  
منزل پر آگیا۔ تو انہوں نے پھر عرض  
کی۔ مگر اس نے ہمیشہ یہی جواب دیا۔ کہ ہنوز  
دہلی دور است۔ یہاں تک کہ بادشاہ  
عین شہر کے قریب آگیا اور شہر کے اندر  
داخل ہونے لگا تب لوگوں نے اس بزرگ  
کی خدمت میں عرض کی۔ کہ اب تو بادشاہ شہر  
میں داخل ہونے لگا ہے۔ یا داخل ہو گیا ہے۔  
مگر پھر بھی اس بزرگ نے یہی جواب دیا۔ کہ  
ہنوز دہلی دور است۔ اسی اثنا میں خزانہ  
کہ جب بادشاہ دروازہ شہر کے نیچے پہنچا۔ تو  
اوپر سے دروازہ گرا اور بادشاہ ہلاک  
ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بزرگ کو کچھ میں  
جانب اللہ معلوم ہو چکا تھا۔

ایسا ہی شیخ نظام الدین کا ذکر ہے۔ کہ ایک  
دفعہ بادشاہ کا سخت خطاب اون پر ہوا۔ اور  
حکم ہوا۔ کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی  
جائے گی۔ جب وہ دن آیا۔ تو وہ ایک مرید  
کی ران پر سر رکھ کر سوئے تھے۔ اس مرید  
کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ ردیا  
اور اس کے آنسو شیخ پر گرے جس سے شیخ  
بیمار ہوا۔ اور پوچھا۔ کہ تو کیوں روتا ہے۔ اس  
نے اپنا خیال عرض کیا۔ اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ  
کہا۔ کہ تم غمت کہاؤ۔ ہم کو کوئی سزا نہیں ملے گی۔  
ابھی خواب میں دیکھا ہے۔ کہ ایک مار کینڈا گائے مجھے  
مارنے کے واسطے آئی ہے۔ میں نے اس کے دونوں ٹانگے  
پکڑ کر کونچے گرا دیے۔ چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت  
بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا۔ اور اسی بیماری  
میں مر گیا۔ یہ تعزات الہی ہیں جو انسان کی سچائی  
پر نہیں آسکتے جب حق آجاتا ہے۔ تو کوئی نہ کوئی  
تقریب پیدا ہو جاتی ہے۔ سب خدا کے ماتھے میں ہیں۔  
وہ جو طرح چاہتا ہے تعز کرے۔ خدا کی رحمت سی  
نا امید نہیں ہونا چاہئے۔ اس کے اون کے بغیر کوئی



# ۳۱ ستمبر قبل وپہر

آج اتفاق سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس میں میان چراغین ساکن جوتوں کا ذکر اس قریب پر شروع ہو گیا کہ اس کی ایک کتاب منارۃ المسیح حال میں شائع کی ہے۔ غالباً چراغین کے نام سے ناظرین محکمہ کے کان آشنا ہونگے مگر انہیں یہ فیصلہ طور پر اس کے متعلق کوئی علم نہیں ہے مجھے اس کے متعلق زیادہ انفرمیشن دینے کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں البتہ مقتدر بیان کرنا ضروری ہے کہ یہ وہی چراغین ہے جس کا ذکر خود اعلیٰ حضرت مجتہد اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دافع البلاء کے صفحہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ میں فرمایا ہے۔ جس میں سے بعض ضروری فقرات کا یہاں درج کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

چونکہ اس شخص نے ہمارے سلسلہ کی تائید کا دعویٰ کر کے اور اس بات کا اظہار کر کے کہ میں فرقہ احمدیہ میں سے ہوں جو بیعت کر چکا ہوں طاعون کے بارے میں شاید ایک یا دو اشتہار شائع کئے ہیں اور میں نے سرسری طور پر کچھ دیکھا ہے اور ان کا سا تھا۔ اور مقابل اعتراض حصہ ابھی سنائیں کیا تھا اس لئے میں نے اجازت دی تھی کہ اس کے چھپنے میں کچھ مضائقہ نہیں مگر افسوس کہ بعض خطرناک لفظ اور جملہ دعویٰ جو اس کے حاشیے میں تھے اس کو میں کثرت لوگوں اور دوسرے خیالات کی وجہ سے سن نہ سکا اور محض نیک ظنی سے ان کے چھپنے کے لئے اجازت دی گئی۔ اب جو بات ابھی شخص چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور ہریدہ اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سرسری پیرنگ لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول ہی اولیٰ العزم اور اپنا کام یہ لکھا ہے کہ تاعیسائیوں اور مسلمانوں میں صلح کر اؤے اور قرآن اور انجیل کا تفرقہ باہمی دور کر دے اور ابن مریم کا ایک حواری بنکر یہ خدمت کرے اور رسول کہلاوے۔ اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ قرآن شریف نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انجیل یا توریت سے صلح کرے گا بلکہ ان کتابوں کو محرف مبدل اور

ناقص اور ناتمام قرار دیا ہے اور تاج خاص اکملت لکم دینکم کا اپنے لئے رکھا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ سب کتابیں انجیل توریت قرآن شریف کے مقابل پر کچھ ہی نہیں اور ناقص اور محرف اور مبدل ہیں اور تمام پہلائی قرآن میں ہے جیسا کہ آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے۔ قل انما انزلنا بشرا مثلكم یوحی الی انما الھمك الله واحد والخریك كل فی القرآن لا یمسسه الا المظھرون۔ دیکھو براہین احمدیہ ص ۱۵۷ یعنی اُن کو کہہ کر میں تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں مجھ پر یہ وحی ہوتی ہے۔ کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی ثانی نہیں اور تمام پہلائی قرآن میں ہے پاک دل لوگ اس کی حقیقت سمجھتے ہیں۔ پس ہم قرآن کو چھوڑ کر اور کس کتاب کو تلاش کریں اور کیونکر اس کو نا کمال سمجھ لیں۔ خدا نے ہمیں تو یہ بتلایا ہے کہ عیسائی مذہب بالکل مر گیا ہے اور انجیل ایک مردہ اور ناتمام کلام ہے پھر زندہ کو مردہ سے کیا جوڑ۔ عیسائی مذہب سے ہماری کوئی صلح نہیں وہ سب کا سب ردی اور باطل ہے اور آج آسمان کے نیچے بجز فرقان جمید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خدا نے اس کی طرف سے میری نسبت یہ الہام درج ہے جو اس کے صفحہ ۲۴ میں پاؤ گے اور وہ یہ ہے۔

ولن ترھنی عنك الیھم وکالا المضادی وحقوالہ بنین وبنات بغیر علم قل ھو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لھ کفوا احد یمکون یمکون الله والله خذوا الما کرین الفتۃ ھمنا فاصبر کما صبر اولوا العزم وقل رب ادخلنی مدخل صدق۔ یعنی تیرا اور یہود اور نصاریٰ کا کبھی مصالحو نہیں ہوگا اور وہ کبھی تجھ سے راضی نہیں ہونگے۔ (نصاری سے مراد پادری اور انجیلوں کے حامی ہیں) اور پھر فرمایا کہ ان لوگوں نے ناقح اپنے دل سے خدا کے لئے بیٹھے اور بیٹیان تراش رہی ہیں اور نہیں جانتے کہ ابن مریم ایک عاجز انسان تھا۔ اگر خدا چاہے تو عیسائی ابن مریم کی مانند کوئی اور آدمی پیدا کر دے یا اس سے بھی بہتر جیسا کہ اس نے کیا۔ مگر وہ خدا تو واحد لاشریک ہے جو موت اور تولد سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائیوں نے شور مچا رکھا تھا کہ مسیح بھی اپنے قرب اور وجاہت کے رو

سے واحد لاشریک ہے۔ اب خدا بتاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام۔ زندگی بخش جام احمد ہے کیا پیارا یہ نام احمد ہے لاکھوں انبیاء مگر خدا سب سے بڑا بڑا مقام احمد باغ احمد سے پہلے پھیل کھایا میرا البتہ ان کلام احمد ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اُس سے بہتر غلام احمد یہہ باتیں سناؤ نہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجھ کے رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑہ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ خدا نے ایسا کیا نہ میرے لئے بلکہ اپنے نبی مظلوم کے لئے۔ باقی ترجمہ اس الہام کا یہ ہے کہ عیسائی لوگ ایذا رسانی کے لئے مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور وہ دن آزمائش کے دن ہونگے اور کہہ کہ خدا پاک زمین میں مجھے جگہ دے یہ ایک روحانی طور کی ہجرت ہے اور جیسا کہ اب تک میں سمجھتا ہوں اس کے معنی یہ ہیں کہ انجام کار زمین میں تبدیلی پیدا ہو جائیگی اور زمین راستی اور سچائی سے جھک اٹھے گی۔

اب سوچ لو کہ ہم میں اور عیسائیوں میں کس قدر بعد المشرقین ہے۔ جس پاک وجود کو ہم تمام مخلوقات سے بہتر سمجھتے ہیں اس کو یہ فطری قرار دیتے ہیں۔ صلح تو اس حالت میں ہوتی ہے کہ جب فریقین کچھ کچھ چھوڑنا چاہیں لیکن جس حالت میں ہمارا دین اور ہماری کتاب عیسائی مذہب کو سراپا بنا پاک اور جس سمجھتا ہے اور واقعی ایسا ہی ہے تو پھر ہم کس بات پر صلح کریں۔ اس قدر مذہبی مخالفت کا انجام صلح ہرگز نہیں ہے بلکہ انجاء یہ ہے کہ جو مذہب بالکل فنا ہو جائیگا اور زمین کے کل نیک طینت نہان سچائی کو قبول کریں گے تب اس دنیا کا خاتمہ ہوگا۔ ہمارا عیسائیوں سے مذہبی رنگ میں کچھ بھی ملاپ نہیں۔ بلکہ ہمارا جواب ان لوگوں کو یہی ہے قل یا ایھا الکافرون لا احد مننا نعبد دن۔ پس یہ کیسی ناپاک رسالت ہے جس کا چراغ دین نے دعویٰ کیا ہے۔ جائز عزت ہے کہ ایک شخص میرا ہریدہ کہلا کر یہ ناپاک کلمات مٹھ پر لاوے کہ میں مسیح ابن مریم کی طرف سے رسول ہوں تا ان دونوں مذہبوں کا مصالحہ کردن لعنة الله علی الکافرین عیسائیت وہ مذہب ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ اس کی شامت سے زمین پھٹ جائے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کیا اس سے صلح یا پھر باوجود ناتمام عقل اور ناتمام فہم اور ناتمام پاکیزگی کو

چراغین کی نسبت میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا منزل بہ حبیر یعنی اس پر چیز نازل ہوا اور اسی کو اس نے الہام یا رو یا سمجھ لیا۔ جبیز در اصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور درجیل اور لیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کینگی اور فرومایگی اور بخل کا حصہ زیادہ

یہ بھی کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی تنگ عزت ہے گویا رسالت اور نبوت باز بھی اطفال ہے۔ نادانی سے یہ نہیں سمجھتا مگر گویا پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ راکر حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تہر کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے۔ اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں کسی کو دعویٰ نہیں ہو چکا کہ وہ نوزاد اللہ رسول کہلاوے۔

اور ہمارا آنحضرت دو فرشتوں کے ساتھ نہیں بلکہ نہ ارون فرشتوں کے ساتھ ہے اور خدا کے نزدیک وہ لوگ قابل تعریف ہیں جو سالہائے دراز سے میری نصرت میں مشغول ہیں اور میرے نزدیک اور میرے خدا کے نزدیک انکی نصرت ثابت ہو چکی ہے مگر چراغین نے کوئی نصرت کی اوس کا تو وجود اور عدم بڑا ہے۔

قریباً تیس سال سے یہ سلسلہ جاری ہے مگر اس نے تو صرف چند ماہ سے پیدائش لی ہے اور میں اس کی شکل ہی اچھی طرح شناخت نہیں کر سکتا کہ وہ کون ہے اور نہ وہ ہماری صحبت میں رہا اور میں نہیں جانتا کہ وہ کس بات میں مجھے مدد دینا چاہتا ہے کیا عربی نویسی کے نشان میں یا معارف قرآنی کے بیان میں میرا مددگار ہوگا یا ادب مباحثہ دقیقہ میں میری اعانت کرے گا۔

جو طبعی اور فاسف کے رنگ میں عیسائیوں اور دوسرے فرقوں سے پیش آتے ہیں؟ میں تو جانتا ہوں کہ وہ ان تمام کو چون سے محروم ہے اور نفس امارہ کی غلطی نے اس کو خوشنالی پر آمادہ کیا ہے۔

چراغین کی نسبت میں یہ مضمون لکھ رہا تھا کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھ کو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا منزل بہ حبیر یعنی اس پر چیز نازل ہوا اور اسی کو اس نے الہام یا رو یا سمجھ لیا۔ جبیز در اصل خشک اور بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں جس میں کوئی حلاوت نہ ہو اور مشکل سے حلق میں سے اترے اور درجیل اور لیم کو بھی کہتے ہیں جس کی طبیعت میں کینگی اور فرومایگی اور بخل کا حصہ زیادہ

اور یہ بھی کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی تنگ عزت ہے گویا رسالت اور نبوت باز بھی اطفال ہے۔ نادانی سے یہ نہیں سمجھتا مگر گویا پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ راکر حضرت موسیٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء اس طریق سے مستثنیٰ ہیں اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تہر کوئی مامور اور رسول نہیں تھا اور تمام صحابہ ایک ہی ہادی کے پیرو تھے۔ اسی طرح اس جگہ بھی ایک ہی ہادی کے سب پیرو ہیں کسی کو دعویٰ نہیں ہو چکا کہ وہ نوزاد اللہ رسول کہلاوے۔



اس تحریر کو پڑھ لینے کے بعد کل حقیقت  
کھل جاتی ہے کہ شخص برائے نام اس  
سلسلہ میں داخل ہوا۔ مگر اعلیٰ حضرت  
کی فیض صحبت سے اسے کبھی حصہ نہ ملا۔  
اور ہمیشہ وہ اپنے بہبود و خیالات کی وجہ  
سے معصوب رہا۔ اب اسے منا و المراج  
نام کتاب شائع کی جس میں اسلام کی سخت  
تہنک کی گئی ہے اس کتاب کے تذکرہ  
پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا

کہ وہ اس ملام کا سخت مخالف ہے ہر  
امر میں اسے حضرت مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم پر فضیلت دی ہے یہی کہتا ہے کہ اسلام  
اور عیسائیت میں میں صلح کرانے آیا ہوں یہہ  
کیسی عجیب بات ہے اسلام اور عیسائیت میں آسمان  
و زمین کا فرق ہے اور وہ صلح کرانا ہے مجھے اس  
کتاب میں بہت گالیوں دی ہیں۔

مسیح کی قبر واقعہ کشمیر کا ذکر تھا۔ اس کے  
مستحق جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے +  
کہ بہت سے شواہد اور دلائل سے یہ امر  
ثابت ہو گیا ہے کہ یہ مسیح علیہ السلام  
ہی کی قبر ہے اور یہاں نہ صرف ان کی قبر  
ہی ہے بلکہ میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے  
بعض دوستوں کی قبریں بھی ہی تھیں۔

اول و بزرگست نام ہی اس پر  
دلائل کرتا ہے اس کے علاوہ چونکہ وہ اپنے  
وہن میں باقی ٹھہرائے گئے تھے اس لئے  
اس گورنمنٹ کے تحت حکومت میں کسی  
جگہ رہ نہ سکے تھے پس اللہ تعالیٰ نے  
ان پر رحم کر کے پسند کیا کہ شام جیسا امر و  
ملک ہی ان کے لئے تجویز کیا جہاں وہ

ہجرت کر گئے۔ اور یہودیوں کی دستاویز  
شدہ قومیں جن کا تہ نہیں ملتا تھا وہ بھی چونکہ  
یہاں ہی آباد تھیں اسلئے اس فرض تبلیغ کو ادا  
کرنے کے لئے ہی یہاں ان کا تہ ضروری تھا۔

اور یہ یہاں کے دیہات اور دوسری چیزوں  
کے نام ہی بادشام کے بعض دیہات وغیرہ سے  
ملنے جلتے ہیں اس موقع پر مفتی محمد صادق صاحب  
نے عرض کی کہ حضور کا شبیر کا لفظ خود موجود ہے۔

یہ لفظ اصل میں کا شبیر ہے م تو ہم لوگ ملا لیتے  
ہیں اصل کشمیری کا شبیر بولتے ہیں اور وہ کا شمر  
کہلاتے ہیں اور کشمیر عبرانی زبان میں ملک شام  
کا نام ہے اور ک بمعنی ماتہ ہے یعنی کشمیر کی  
ماتہ۔ (ایڈیٹر)

پہر اور بہت سے نام ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ  
وہ سب نام جمع کرنا کہ ان کا حوالہ کسی جگہ دیا

جاوے۔ یہی سلسلہ کلام میں فرمایا۔ کہ  
اکمال الدین جو پرائی کتاب ہے اس سے صاف  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ اونیس سو برس کا ایک نبی ہے  
پہر کشمیریوں کے رسم و رواج وغیرہ یہودیوں سے  
ملنے میں برسر فراموشی سیاح نے ہی انگریزی لکھی  
ہی لکھا ہے۔ اس کے ساتھ وہ تھوڑا حواری کا  
ہندوستان میں آنا ثابت ہے

(اس مقام پر مفتی صاحب نے عرض کی کہ  
میں ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جب حضرت  
مریم مہار ہوئیں تو انہوں نے تھوڑا سا  
جو اس وقت ہندوستان میں تھا ملنا چاہا۔  
چنانچہ ان کے تالوت کو ہندوستان  
میں پہنچایا گیا اور وہ تھوڑا سا ملکہ بہت  
خوش ہوئیں اور اسکو برکت دی اور پھر  
تھوڑے سا جہازہ پڑا۔ اس ذکر پر  
کہا گیا کہ کیا تعجب ہے اگر فی الحقیقت یہ  
ایک ذریعہ اختیار کیا گیا ہو بیٹے کے پاس  
آنے کا اس کے متعلق مختلف باتیں ہوتی  
ہیں۔ ایڈیٹر۔)

مندرجہ بالا سلسلہ کلام میں آپ نے فرمایا  
کہ ہم جب مسیح کی موت کے لئے آیت فلما  
توفیتی پیش کرتے ہیں تو اس پر اعتراض  
ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام اگر واقعہ صلیب  
کے بعد کشمیر چلے آئے تھے تو یہاں کو  
بجائے فلما تو فیتی کے یہ کہنا چاہیے  
تھا کہ جب تو نے مجھے کشمیر پہنچا دیا۔  
اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ

یہہ اعتراض ایک سفسطہ ہے یہ سچ ہے کہ مسیح علیہ  
السلام صلیب پر سے زندہ اتر آئے اور موقع پاکر  
وہ وہاں سے کشمیر کو چلے آئے۔ لیکن اس آیت  
میں اللہ تعالیٰ نے مخالفوں کا حال تو یہاں نہیں  
دہ تو ان کی اپنی امت کا حال پوچھتا ہے۔ مخالف  
تو بدستور کا قر کڈا ہوا ہے۔

دوسرے یہاں مسیح علیہ السلام نے اپنے جواب  
میں یہ بھی فرمایا ہے۔ ما دمت فیہم میں جب  
تاک انہیں تہا یہ نہیں کہا ما دمت فی اظہم  
ما دمت فیہم کا لفظ اتنا عا کرتا ہے کہ

جہاں مسیح جائیں وہاں ان کے حواری بھی جائیں  
یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ کا ایک ماہر و مہر  
ایک سخت حادثہ موت سے بچا یا جاوے اور پھر  
وہ خدا تعالیٰ کے اذن سے ہجرت کرے اور اس  
کے پیرو اور حواری اسے بالکل تنہا چھوڑ دیں  
اور اس کا کچھ نکرین؟ نہیں بلکہ وہ ہی ان کے  
پاس یہاں آئے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ یکتا

یہ سارے نہ آئے ہوں بلکہ تفریق طور پر آئے  
ہوں۔ چنانچہ تھوڑا سا تو ہندوستان میں آنا  
ثابت ہی ہے اور خود عیسائیوں نے مان لیا ہے۔

اس قسم کی ہجرت کے لئے خود آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی نظر موجود ہے  
حالانکہ مکہ میں آپ کے دفادار اور جان شاہد  
موجود تھے لیکن جب آپ نے ہجرت کی تو صرف حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے گیا۔ مگر اس کے  
بعد جب آپ نے پہنچ گئے تو دوسرے صحاب  
بھی یکے بعد دیگرے وہیں جا پہنچے۔ لکھا ہے  
کہ جب آپ ہجرت کر گئے تھے اور غار میں جا کر

پوشیدہ ہوئے تو دشمن ہی تلاش کرتے ہوئے  
وہاں جا پہنچے۔ انکی آہٹ پاکر حضرت ابوبکر  
گہرائے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحزن ان

اللہ معنا۔ کہتے ہیں کہ وہ مجھے آخر کر اسکو  
دیکھنے ہی گئے مگر خدا کی قدرت ہے کہ غار کے  
مذہر پر گھڑی نے جلالا تن دیا تھا۔ اسے دیکھ کر  
ایک نے کہا کہ یہ جلالا تو (آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم) کی پیدائش سے ہی پہلے کا ہے۔ اس  
لئے وہ واپس چلے آئے۔ یہی وجہ ہے جو اکثر  
اکابر عسکرت سے محبت کرتے آئے ہیں۔

### عرض

جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود  
ایک گروہ کثیر کے اس وقت تھوڑا ہی کو ساتھ لے لیا  
پسند کیا اس طرح پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے  
صرف تھوڑا سا ساتھ لے لیا اور چلے آئے +

پس جب حواری ان کے ساتھ تھے تو پھر کوئی  
اعتراض نہیں رہتا۔

دوسرا سوال اس پر یہ کرتے ہیں کہ جب کہ  
وہ سال تک زندہ رہے تو ان کی قوم نے  
ترقی کیوں نہ کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا

ثبوت دینا ہمارے ذمہ نہیں۔ ہم کہتے ہیں ترقی  
کی ہوئی لیکن حوادث روزگار نے ہلاک کر دیا  
ہو گا۔ کشمیر میں اکثر زلزلے اور سیلاب آتے  
رہتے ہیں۔ مدت دراز کے بعد قوم بگڑ گئی۔

لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک  
قوم تھی۔

اوپر ہمارا الی ربوۃ ذات قرار دین  
کے متعلق بعض کہتے ہیں کہ وہ شام میں تھا  
میں کہتا ہوں یہ بالکل غلط ہے قرآن شریف  
خود اس کے مخالف ہے اسلئے کہ آدمی کا لفظ  
تو اس جگہ استعمال ہوتا ہے جہاں ایک جمیت  
کے بعد نجات ملے اور پناہ دی جاوے۔ یہہ

بات اس روی سلطنت میں رہ کر نہیں حاصل  
ہو سکتی تھی + وہ تو وہاں رہ سکتے ہی نہ تھے۔  
اسلئے لازمی طور پر انہوں نے ہجرت کی۔

فرمایا۔ زندگی اعتبار کے لائق نہیں ہے  
مختلف امراض اور خصوصاً طاعون نے وہی  
خوف پیدا کر دیا ہے۔

### ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل عمر

حضرت محمد و م الملتہ کی بیماری کا تذکرہ  
تھا۔ ایک بزرگ نے باتوں ہی باتوں میں  
حکایتاً عن الغیر ذکر کیا کہ بعض مسمریزم کو  
عامل توجہ سے مرض کو ایک جگہ سے دوسری  
جگہ پر بدل دینے کے دعوے کرتے ہیں۔

### اس پر فرمایا

یہہ کچھ چیز نہیں میری طبیعت اس سے سخت نفرت  
کرتی ہے اصل طریق دعا ہے اس سے بہتر اور کوئی  
راہ نہیں ہے۔ میں تو اس کے سوا دوسرے طریقہ

کو (مسمریزم وغیرہ مراد میں ایڈیٹر) ایسا سمجھتا  
ہوں جیسے قے کے ساتھ کسی بیماری کا علاج  
کیا جاوے۔ پس کون پسند کرتا ہے کرتے کے

ساتھ علاج ہو۔ سچا اور خدا شناسی کا جو طریق  
ہے جسے انبیاء علیہم السلام نے استعمال کیا وہ  
یہی دعا ہے +

### ۲۴ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

(مخدوم الملتہ کی بیماری کے تذکرہ پر چند خیر تقریریں)

اگر انسان کا وجود اللہ تعالیٰ کے بغیر ہوتا تو کچھ  
شک نہیں بڑی مصیبت ہوتی مگر اب تو ذرہ ذرہ  
کی حفاظت وہ ایک ذات کر رہی ہے۔ پھر کس با

کاتم اور خوف ہے۔ اسکی قدتیں عجیب ہیں اور اس  
کے تصرفات بے نظیر۔ قادر خدا کو مان کر مومن کہی  
غفلت نہیں ہوتا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو

کچھ کرتا ہے اسی میں خیر و برکت ہوتی ہے مومن  
اور غیر مومن میں ایمان ہی کا تو فرق ہے۔ دیر  
مزاج اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے کی زندگی  
ہر وقت تک عمدہ اور بے خوف و خطر ہوتی ہے۔

جب تک اس پر مصائب و مشکلات کا حملہ نہیں ہوتا  
لیکن جب غیبت سے مشکلات ہی آکر ظاہر ہوتی ہیں



تو اس کی عقل مار دیتے ہیں اور وہ ان کی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کی امید اللہ تعالیٰ پر ہوتی ہے نہیں اور اسباب اسے مایوس کر دیتے ہیں ایسی حالت میں ذرا ذرا سی بات خلاف مزاج پیش آجانی پر بعض اوقات یہ لوگ خود کشیاں کر لیتے ہیں۔ یورپ میں جہاں دہریوں کی کثرت ہے وہاں اس قدر خود کشیاں ہوتی ہیں کہ کسی اور ملک میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔ اسکی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ وہ ہم و غم اور مصائب کی برداشت نہیں کر سکتے ان کے دل کمزور ہو جاتے ہیں لیکن برخلاف اس کے مومن قوی دل ہوتا ہے اسلئے کہ اس کا ہر وہ خدا تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ اس پر اگر مصائب آئیں تو وہ اسکو سبب سمجھتے نہیں بنائیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے اس کا ایمان پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو ایمان کا مزا اولادت انہیں دو نہیں آتی؟ اور ایمان انہیں لیام کے لئے ہوتا ہے۔ صحت کی حالت میں جبکہ نہ کوئی مایہ نغم ہو نہ جانی بلکہ ہر قسم کی آسائش اور امن ہو اسوقت کا خدا و فریضہ کافر کی حالت یکساں ہو سکتی ہے لیکن مصیبت اور بیماری اور دوسرے مشکلات میں ان باتوں کا استغناء ہو جاتا ہے۔ اور ثابت ہو جاتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق رکھتا ہے اور اسکی قدرتوں پر ایمان لاتا ہے اور کون اسکا شکر کرتا اور اس سے نارااض ہوتا ہے۔ مصیبت اور دکھ ایمان کا ایک کامل معیار ہے اسی سے پہچانا جاتا ہے کہ کون صبر کرتا ہے؟ صبر کیا ہے یہ بھی ایمان ہی کا نتیجہ ہے۔ مصیبتوں میں جب مومن صبر کرتا ہے تو یہ صبر ہی ایک نئے رنگ کا صبر معلوم ہوتا ہے کہ کافر اس صبر میں مشابہت نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی ایک نئے رنگ کا معاملہ ہوتا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایک نیا خدا معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے کہ اس پر ایمان لاکر معرفت میں ترقی ہوتی ہے جب مشکلات اور مصائب کیوجہ سے مومن دعا مانگتا کرتا ہے تو وہ نامدی ہوئے ہیں ایک تودہ مصائب بجا آئے خود اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں دوسرے ان دعاؤں کے ذریعہ ان سے نجات بھی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ پر اور اسکی قدرتوں پر ایمان طریتا ہے۔ مصیبت سے انسان کی زندگی کبھی خالی نہیں رہ سکتی کسی نہ کسی گناہ میں کوئی نہ کوئی مصیبت انسان پر آئی جاتی ہے خواہ بیماری کے رنگ میں ہو خواہ عزت و آبرو کے متعلق ہو۔ یا مال و سیلاب کی صورت میں ہو۔ لیکن مومن کی مصیبت سے پہلے ہو جاتی ہے اور اس کے

اور مقام نہ ملتا یہاں تک کہ وہ کھڑے ہی ہو سکتے۔ پس اس قدر کثرت خود چاہتی ہے کہ موت آجائے پہلے چلے جاؤں تو دوسروں کے لئے جگہ ہو۔ موت کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ مگر انسان بالکل گم ہو جاتا ہے نہیں بلکہ اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک کو ٹھہری سے نکل کر انسان دوسری کو ٹھہری میں چلا جاتا ہے۔ اسکی حقیقت کسی قدر خواب سے سمجھ میں آسکتی ہے کیونکہ خواب ہی گویا ہمشیر موت ہے۔ خواب میں ہی ایک قسم کا قہر روح ہی ہوتا ہے۔ دوسروں کے خیال میں جو مرنے والے کے پاس بیٹھے ہیں وہ بالکل بے جری اور محویت کے عالم میں ہیں لیکن خواب دیکھنے والا مٹا دوسرے عالم میں ہوتا ہے اور وہ سیاحت کر رہا ہوتا ہے ماب بظاہر اس کے حواس اور قوی سب مغل ہوئے ہیں لیکن سونے والا اور خواب دیکھنے والا خوب جانتا ہے کہ اس کے حواس اور قوی سب کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پر مرنے والا موت کے بعد اپنے آپ کو مٹا دوسرے عالم میں دیکھتا ہے مان یہ سچ ہے کہ جب موت آتی ہے تو وہ شخص جس نے اپنی عمر عزیز کو دنیا کے حصول میں ہی ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کیا تھا۔

وہ چونکہ اپنی اپنے بہت سے کاموں کو نام تمام اور ادھر رہا پاتا ہے اسلئے اس پر حسرت اور افسوس کا استیلا ہو جاتا ہے اور وہ موت اسے تلخ گھونٹ معلوم ہوتی ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ انسان دل بستگی پیدا کرے اور اپنے اوقات کو ضائع نہ کرے ہر لحظہ کو غنیمت سمجھ کر اور یہ یقین کرے کہ شاید ابھی موت آجائے مرنے کے واسطے طیارہ رینا چاہئے۔ جب اس طیارہ کی فکر امنیگر رہے گی تو اس کا اثر یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسان اپنے تعلقات کو بڑھا دے گا اور اس دوسرے جہان میں آرام پانے کا خیال کرے گا۔ یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا آخرت کی کہنتی ہے جیسے زمیندار اپنی فصل کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے لئے ہر قسم کے دکھ اور تکالیف اٹھاتا ہے اسی طرح مومن کو اس کی حفاظت کے لئے کرنا چاہئے تاکہ دوسرے جہان میں آرام پاوے اگر آج پر دلی کرے گا اور وقت کی قدر نہیں کرے گا تو پھر مکتوبات سخت افسوس اور حسرت ہوگی جب اس جہان سے رخصت ہو کر دوسرے عالم میں جانا پڑے گا۔ اور وہاں اس کے لئے بجز دکھ اور درد کے اور کیا ہوگا۔ اس دنیا میں وہ اس دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہا اور اس عالم میں اس ہم و غم کے تلخ میں۔

**حاشیہ**۔ خواب کے متعلق غالباً خواب کی فلاسفی کا بیان کر دیا غیر ضروری ہوگا بلکہ میری رائے میں اچھا اس کا اندراج از بس ضروری ہے۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ یہ فلاسفی خود اعلیٰ حضرت حجتہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے فہم سے لکھی ہوئی ہے اور وہ آج کی نہیں بلکہ ۱۸ مارچ ۱۹۵۷ء کی جسکو آج بائیس برس اور قریباً سات مہینے ہو گئے ہیں۔ لہذا اس کے ایک مدیر کو اس امر پر خاص ناز ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کی پرانی سے پرانی تحریروں کے جمع کرنے کا از بس شائق ہے اور خدا کا فضل ہے کہ وہ اکثر ایسے نایاب مکتوبات کو پالیتا ہے۔ آج ان باتوں کے قدر دان شاید بہت کم ہوں لیکن ایک زمانہ آجیگا کہ آپ کرر سے انکو لکھ کر کہیں کے اور پھر بھی انکی قدر و قیمت کے شایان نہ کہیں گے۔ بہر حال یہ مضمون بہت ہی لطیف ہے یاد رہے مندرجہ ذیل مکتوبات میں حضرت اقدس نے خواب کی فلاسفی (حقیقت الرویا) بیان فرمائی ہے علم الرویا یا پرہیزوں نے کمال تحقیق اور ترقی سے فلسفیانہ مباحث کئے ہیں اور بڑی ضخیم کتابیں اس علم میں آج تک موجود ہیں جن میں خواب کی صلیت۔ اقسام اور علم تعبیر کی خوب جہان بین کی ہے اس امر پر بحث کرنے کے لئے میں کافی وقت اور تجالیش نہیں پاتا کہ یہ بیان کروں کہ خواب کیا چیز ہے؟ اردو زبان میں کوئی ایسی مسموٰۃ دستند کتاب اس مضمون پر نہیں لکھی گئی اور اصل تو یوں ہے کہ کوئی بد مذہب و بوجھ ذاتیہ کے لکھ کر کہہ سکتا ہے جب تک کوئی حالت انسان پر خود نہ گذرے وہ جو کچھ اس کی نسبت بیان کرے گا وہ قیاسی اور سماعی باتیں ہوں گی۔ بہر حال یہ امر تو مسلم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ یا جزاء من مستندہ و اربعین جزاء من اللہ تعالیٰ کہ روایا صالحہ اجزائے نبی میں سے چھالیسواں جزو ہے حضور کے اس ارشاد سے اتنا پتا ملتا ہے کہ خواب صالحہ عموماً واقعات آئندہ کی ایک نقوی عکس ہوتا ہے۔ کیونکہ نبوت کے معنی خبر دینے کے ہیں اور اس کا اطلاق عموماً واقعات آئندہ کی خبر پر ہوتا ہے۔ اور جزو رسالت نہ فرماتے یہ ستر معلوم دیتا ہے کہ روایا صالحہ کے لئے رسول ہونا لازم اور ضروری نہیں یعنی کبھی کبھار ایسے اشخاص بھی سچے خواب میں دیکھ لیتے ہیں جو مومن اللہ اور کلمہ باللہ نہیں ہوتے حدیث میں آیا ہے کہ سچے خواب آدمی شخص کے ہوتے ہیں جو بیداری میں سچ بولنے کا عادی ہو۔ جو لوگ تمہارے نفس اور



جو شخص اس عالم کے ہم پیم بن گیا ہوگا وہ اسے ایک دوسرے عالم کا سے کوئی فکر ہی نہیں کرے گا۔ یہ فکری ہی پیغام موت آجائے تو خیال کرو اسکا کیا حال ہوگا۔

موت تو ایک بازگاہ ہے ہمیشہ ناگاہ آتی ہے اور سب سے آتی ہے وہ بھی سمجھتا ہے کہ میں تو قتل از وقت جاتا ہوں ایسا خیال اسے کیوں پیدا ہوتا ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ چونکہ خیالات اور طرف لگے ہوئے تھے اور وہ اس کے لئے طیار نہ تھا۔ اگر طیاری ہو تو قبل از وقت نہ سمجھے بلکہ ہر وقت اسے قریب اور دواہ پر یقین کرے۔ اسلئے تمام راستبازوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ انسان ہر وقت اپنا محاسب کرتا رہے اور آزمائے رہے کہ اگر اسوقت موت آجائے تو کیا وہ طیار ہے یا نہیں؟ حافظ نے کیا اچھا کہا ہے۔

چو کار عمر نابیدا است بارے آن اولی  
گر روز واقعه پیش نگار خود یا شمیم  
انکا مطلب یہی ہے کہ ہر وقت طیار اور مستعد رہنا چاہئے۔ اور کسی وقت بھی اس طیاری سے بے فکر اور غافل نہ ہونا چاہئے ورنہ عذاب ہوگا۔ یہ بالکل صاف بات ہے کہ جو شخص ہر وقت

مفر کی طیاری میں ہے اور کمر بستہ بیٹھا ہے اگر بیکار اسے سفر کرنا پڑے تو اسے کوئی تکلیف اور گہراٹ نہ ہوگی لیکن اگر اس نے کبھی یہ خیال ہی نہیں کیا تو بعد ایسے موقع پر سخت گہراٹ کا سامنا ہوگا۔ ایک شاعر نے کیا اچھا کہا ہے۔  
دلہ متفق حتیٰ مضی بہ سبیلہ  
و کھد حشر فی بطن المٹابو  
یعنی اس وقت تک اس امر سے اتفاق نہ کیا کہ ایک کلوچ کرنا پڑا تب اقرار کیا کہ بہت ساری حسرتیں قبروں میں دفن کی گئی ہیں۔

مگر یہ بات اللہ تعالیٰ کے فضل بغیر میسر نہیں ہو سکتی کہ انسان غفلت کی زندگی کو چھوڑ کر عالم آخرت کی طیاری میں لگا رہے۔ سننے کو تو ہر ایک کان سن سکتا ہے کیونکہ سنا سہل ہے مگر عمل کرنے کے لئے مشکل پڑتی ہے۔

انسان کی عادت میں داخل ہے کہ جب تک ایک مجلس میں بیٹھا ہے اس مجلس کی باتوں سے متاثر ہوتا لیکن جب وہاں سے اٹھتا ہے اور مجلس ٹھہر جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی وہ باتیں ہی بول جاتی ہیں گویا وہ وہیں کے ہی تھے۔ ایسے لوگ سخت نقصان اٹھاتے ہیں اور دفعتاً موت کے آجانے پر انہیں بہت عجیب

حسرت اور افسوس کرا پڑتا ہے۔ موت انہیں کی اچھی ہوتی ہے جو مرنے کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے ہیں۔

فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ عطاری کی دکان کیا کرتے تھے ایک دن صبح ہی صبح جب اگر انہوں نے دکان کھولی تو ایک فقیر نے اگر سوال کیا۔ فرید الدین نے اس سائل کو کہا کہ ابھی تو سنی نہیں کی۔ فقیر نے اون کو کہا کہ اگر تو ایسا ہی دنیا کے دہندوں میں مشغول ہے تو تیری جان کیسے نکلے گی۔ فرید الدین نے اسکو جواب دیا کہ جیسے تیری نکلے گی۔ فقیر نے نکل دین لیا اور کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس کے ساتھ ہی جان نکل گئی۔ فرید الدین نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو بہت متاثر ہوا۔ اسوقت ساری دکان ٹٹا دی اور ساری عمر یاد الہی میں گذاردی۔ یہہ طیاری ہوتی ہے۔ طیاری میں رنج نہیں ہوتا۔ کش مکش ہو تو پھر رنج اور افسوس ہوتا ہے۔

فرمایا۔ صوفیوں کی جو کتابیں ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں موت کا خیال اسلیگر رہا ہے۔ لیکن مولویوں کے نام سے جو لوگ

گذرے ہیں وہ عموماً عجوبہ رہے ہیں۔ بہت ہی کم جو دراصل وہ بھی فقیر تھے وہ تو اس عجوبے کے بچے ہیں ورنہ اہل تصوف سے عموماً الگ رہے ہیں اور ایسے پاک باز لوگوں پر گھری کے فتوے دیتے رہے جو دنیا سے انقطاع کرنے والے تھے صوفی تو ایسے ہیں جیسے ہر وقت کوئی مرنے کو طیار رہتا ہے۔ ان کی کتابوں کو پڑھ کر طبیعت خوش ہو جاتی ہے اور ان سے خوشبو آتی ہے کہ وہ حساب حال میں صاحب قال نہیں۔ اگر درست سمجھو تو انسان ان باتوں کو سمجھ لیتا ہے۔ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب فتوح الغیب بڑی ہی عمدہ کتاب ہے جسے ۲۱ کو کئی مرتبہ پڑھا ہے بدعات سے پاک ہے بعض کتابیں صوفیوں کی اس قسم کی ہی ہیں کہ انہیں بدعات بھی داخل ہو گئی ہیں لیکن یہہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے۔ فقیروں میں بھی ایک آفت پڑی ہے یعنی بعض فقیر تو بڑے مکر و حجت و جودی ہو گئے۔ اور خود ہی خدا بن بیٹھے۔

ہمارے ملک میں دو آہ (بست جالندھر) میں اکثر جودی ہیں اور جو جودی کہلاتے ہیں انکا مذہب عموماً با حقی دیکھا گیا ہے اور حقیقت

ہے کہ انہیں بھی چاہتا ہوں مگر وقت مناسب کا منتظر ہوں۔ ہر وقت حج بھی فائدہ نہیں کرتا اگر حاجی جو بڑی خوشی سے حج کرنے کو جاتے ہیں اور پھر دل سخت ہو کر آتے ہیں اس کا یہی باعث ہے کہ انہوں نے بے وقت بیت اللہ کی زیارت کی اور بجز ایک کوٹھ کے اور کچھ نہ دیکھا اور اگر مجاہدین کو صدق اور صلاح پر پڑ پڑا دل سخت ہو گیا علیٰ ہذا الفیاس ملاقات جسمانی ہی کئی ایک قسم کے اعتبار پیش آجاتے ہیں اَللّٰہُمَّ اَمْنًا

آپ کے سوالات کا جواب جو اسوقت میرے خیال میں آتا ہے مختصر طور پر عرض کیا جاتا ہے آجے پہلے یہ سوال کیا ہے کہ پورا پورا علم جیسا بیداری میں ہوتا ہے خواب میں کیوں نہیں سمجھتا۔

سو آپ پر واضح ہو کہ خواب اس حالت کا نام ہے کہ جب باعث غلبہ رطوبت مزاجی کہ جو دماغ پر طاری ہوتی ہے حواس ظاہری و باطنی اپنے کاروبار معمولی سے معطل ہو جاتے ہیں پس جب خواب کو تھل جانا لازم ہے تو ناچار جو علم اور امتیاز اور تھقیق بذریعہ حواس انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ حالت خواب میں باعث تعطل حواس نہیں رہتا کیونکہ جب حواس بوجہ غلبہ رطوبت مزاجی معطل ہو جاتے ہیں تو بالضرورت اس فعل میں بھی فتور آجاتا ہے پھر بعثت اس فتور کے انسان نہیں سمجھ سکتا کہ میں خواب میں ہوں یا بیداری۔ لیکن ایک اور حالت ہوتی ہے کہ جس سے ارباب طلب اور اصحاب ہلک کہی کہی متنع اور محظوظ ہو جاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ باعث دوام مراقبہ و حضور و استیلاء شوق و غلبہ محبت ایک حالت غیبت حواس اوپر وارد ہوتی ہے جبکہ یہ باعث نہیں ہوتا کہ دماغ پر رطوبت مستولی ہو بلکہ اس کا باعث صرف ذکر اور شہود کا استیلاء ہوتا ہے۔ اس حالت میں چونکہ تعطل حواس بہت کم ہوتا ہے اس جہت سے انسان اس بات پر قنہ ہوتا ہے کہ وہ کسی قدر بیدار ہے خواب میں نہیں۔ اور نیز اپنے مکان اور اس کے تمام وضع پر بھی اطلاع رکھتا ہے یعنی جس مکان میں ہے اس مکان کو براہ شناخت کرتا ہے حتیٰ کہ لوگوں کی آواز بھی سنتا ہے اور کل مکان کو بچشم خود دیکھتا ہے صحت کس قدر بچہ غیبی غیبت حس ہوتی ہے اور جو انسان خواب کی حالت میں اپنی رویا میں اپنے تئیں بیدار معلوم کرتا ہے یہ علم بذریعہ حواس نہیں بلکہ اس علم کا منشاء فقط روح ہے۔

اور مدارج نقوی کو حاصل نہیں کر چکے انکا خواب پریشان یا مزاج اور حواس کے اختلال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر مفر کی نفس اور صالحہ آدمیوں کی ایسی رویائے صادقہ ایک شیعہ الہام کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے مقام پر بھی اس نکتہ لطیف کو حل کیا ہے کہ لم یبقی من النبوة الا النبشرات یعنی نبوة میں سے بجز نبشرات کے اور کچھ باقی نہیں رہا۔ اور نبشرات کی تفسیر بھی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ وہ رویا صالحہ ہے کہ اس سے نیک آدمی دیکھتا ہے یا اور کوئی اس کے لئے دیکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہی قرآن کریم میں لہم البشیر فی الحیاۃ الدنیا فرمایا ہے۔

فی الجملہ رویاء صادقہ کی فلاسفی حضرت امام مہام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے گرامی قدر مکتوب میں بیان فرمائی ہے بجائے خود ایک بہت ہی دقیق مضمون تھا اور اردو زبان میں اس کے متعلق کوئی رسالہ یا کتاب تھی الحمد للہ اس مختصر سے مکتوب ہی میں حضور نے وہ مشکلات حل کر دی ہیں جو خواب کے متعلق پیش آسکتی ہیں جزاؤں ہم اللہ احسن الجزاؤں۔ ریڈیو  
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مَحْمَدٌ وَصَلِیْہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَرِیْم

## خواب کی فلاسفی تصوف کی جان

مشفق مکر می سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی خواب کے آثار یوں ہی نظر آتے ہیں کہ انشاء اللہ رویا صالحہ و واقعہ بھی ہوگا مگر اس بات کے لئے کہ مضمون خواب چیز قوت سے حد فعل میں آوے بہت ہی محنتیں درکار ہیں۔ خواب کے واقعات اس پانی سے مشابہ ہیں کہ جو ہزاروں من مٹی کے نیچے زمین کی تہ تک میں واقع ہے جسکے وجود میں تو کچھ شک نہیں لیکن بہت سی جانکنی اور محنت چاہئے تا وہ مٹی پانی کے اوپر سے ہلکی دور ہو جائے اور نیچے سے پانی شیریں اور شفا نکل آوے۔ بہت مردان مدد خدا صدق اور وفا سے خدا کو طلب کرنا موجب فحشائی ہے۔ واللہین جاهدوا فینالہم دینہم مسبلنا۔ گویند سنگ لعل شود در مقام صبر۔ آری شود ولیک بخون جگر شود۔ اگرچہ وصالش نہ بکوشش دہند۔ ہر قدر اسے دل کہ توانی بکوش۔ آپ کی ملاقات



میں اس مذہب کا خاصہ اور اثر ہونا ہی چاہیے۔  
کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے محض  
نہیں مانتا۔ جو قرآن شریف میں بیان ہوئی ہیں اور  
اپنے اور خدا تعالیٰ میں کوئی فرق نہیں کرتا  
بلکہ خود ہی خدا بنتا ہے وہ اگر باقی ہو تو اور کیا ہو  
زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ دوزخ اور  
پہشت پر ایمان ہی لاتے ہیں اور ایمان لاکر بھی  
سمجھتے ہیں کہ ہم ہی خدا ہیں۔ اور ایک اور بڑی  
غلطی ہے جس میں یہ لوگ مبتلا ہیں اور وہ یہ  
ہے کہ اپنے مذہب کو اکابر سے منسوب کرتے  
ہیں۔ اس لیے ہے کہ مذہب دو ہیں۔ وجودی  
اور شہودی۔ وجودیوں نے فلسفیوں کی طرح  
یہ سمجھ لیا ہے کہ انسان کے سوا خدا کچھ نہیں ہے  
یا خدا کے سوا اور کچھ نہیں۔ مگر شہودی ان کے  
سوا ہیں اور وہ ٹھیک ہیں۔ جنہوں نے استیلاء  
محبت اور تعلیمات صفات الہی سے ایسا معلوم  
کیا کہ خدا ہے انہوں نے اسکی ہستی اور وجود کے  
سامنے اپنی ہستی اور وجود کی نفی کر لی۔ اور من  
تو شدم تو من شدی کے مصداق ہوئے حقیقت  
میں محبت کے ثمرات میں سے نفی وجود ضروری  
ہے اس پر اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ قرآن شریف  
سے یہ صیح معلوم ہوتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے جو خدائی اللہ کہلاتا ہے  
لیکن وجودیوں کا یہ حال نہیں انکا تو یہ حال  
ہے کہ گویا انہوں نے ڈاکٹروں کی طرح تشریح  
کر کے خدا تعالیٰ کو دیکھ لیا ہے تب ہی تو یہ خود  
بھی خدا بننے میں حالانکہ یہ صریح غلط اور بیہودہ  
امر ہے اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتا ہے۔  
فمن دبر کہ الا بصیر۔

وجودیوں کا یہ مذہب ہے کہ ہم ہی لا الہ  
الا اللہ پڑھتے ہیں اور ہم ہی سچے موجد  
ہیں باقی سب مشرک ہیں۔ اس کا نتیجہ عام میں  
یہ ہوا کہ اباحت پھیل گئی اور فسق و فجور میں ترقی  
ہو گئی کیونکہ وہ اسے حرام نہیں سمجھتے۔ اور غار  
روزہ اور دوسرے ادا امر کو ضروری نہیں سمجھتے  
اس سے اسلام پر بہت بڑی آفت آئی ہے مگر  
نزدیک وجودیوں اور دہریوں میں ۱۹  
اور ۲۰ کا فرق ہے۔

یہ وجودی سخت قابل نفرت اور قابل کراہت  
ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ جعفر گدیابان میں  
انہیں سے شاید ایک ہی ایسی نہیں ہوگی جو یہ مذہب  
ترک کرتی ہو۔ سب سے زیادہ افسوس یہ ہے کہ سید  
عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرقہ جو قادری  
کہلاتا ہے وہ بھی وجودی ہو گئے ہیں حالانکہ سید

عبد القادر وجودی نہ تھے انکا طرز عمل اور انکی  
تصفیات اھدنا الصراط المستقیم  
کی عملی تصدیق دکھاتی ہیں۔  
علماء صرف یہ سمجھتے ہیں کہ اھدنا الصراط المستقیم  
صرف پڑھنے کے لئے ہے لیکن اس کے اثرات  
اور نتائج کچھ نہیں مگر وہ عملی طور پر دکھاتے ہیں  
کہ ان منہ علیہ لوگوں کے نمونے اس امت  
میں ہوتے ہیں۔

### غرض

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ گویا لوگ  
تھوڑے ہوتے ہیں لیکن ہیں ضرور جو خدا تعالیٰ  
سے کامل محبت کرتے ہیں اور اسی دنیا میں رہ کر  
انقطاع اور سفر آخرت کی طیاری کرتے ہیں۔  
یہ امور ایسے ہی لوگوں کے حصے میں آتے ہیں  
جیسے سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔  
مگر اب برخلاف ان کے وجودیوں کی کثرت ہے  
اور اسی وجہ سے فسق و فجور میں ترقی ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم کا خلاصہ مغز کے طور پر ہی  
بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت اس قدر تھیں  
کرے کہ ماسویٰ المدجل جاوے۔ یہی وہ  
عمل ہے جس سے گناہ جھٹکتے ہیں اور یہی وہ نسخہ  
ہے جو اسی عالم میں انسان کو وہ حواس اور بصیرت  
عطا کرتا ہے جس سے وہ اس عالم کی برکات  
اور فیوض کو اس عالم میں پاتا ہے اور معرفت  
اور بصیرت کے ساتھ ایمان سے رخصت ہوتا  
ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو اس زمرہ سے الگ  
ہیں۔ من کان فی ہذا اعشى فہو فی الآخر عقی

اور ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا ہے و  
لمن خات مقام دہ جنتان یعنی  
جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے  
ڈرتے ہیں انکو دو جنت ملے ہیں۔ ہمارے  
نزدیک اسکی حقیقت یہ ہے کہ ایک جنت تو  
وہ ہے جو مرنے کے بعد ملتی ہے دوسری  
جنت اسی دنیا میں عطا ہوتی ہے اور یہی جنت  
اوس دوسری جنت کے ملنے اور عطا ہونے پر  
بطور گواہ واقعہ ظہیر جاتی ہے ایسا مومن دنیا میں  
بہت سے دوزخوں سے رٹائی پاتا ہے مختلف  
قسم کی بد اخلاقیات یہ بھی دوزخ ہی میں جن  
چیزوں سے شدید تعلق ہو جاتا ہے وہ بھی ایک  
قسم کا دوزخ ہی ہے کیونکہ یہاں کو چھوڑ کر  
تکلیف ہوتی ہو مثلاً مال سے محبت ہو اور اسے  
چورے جاہلین تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہو۔

..... یہاں تک کہ بعض اوقات  
ایسے لوگ مر ہی جاتے ہیں یا ان کی زبان بند ہو  
جاتی ہے اسطرح پر اور جن فانی اشیاء سے  
محبت ہے وہ اگر تلف ہو جائیں یا مر جائیں  
تو اسکو سخت رنج اور صدمہ ہوتا ہے۔ شہودی میں  
ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص کا ایک دوست  
مر گیا جسکے غم میں وہ روز رات نہا س سے پوچھا گیا  
کہ تو کیوں روتا ہے تو اس نے کہا کہ میرا ایک نہایت  
ہی عزیز دوست مر گیا اسنے کہا کہ تو روتے  
مرنے والے سے دوستی ہی کیوں کی۔  
اصل بات یہ ہے کہ مفارقت تو ضروری ہے  
اور جدائی ضروری ہوگی یا یہ خود جائیگا یا دوسرے  
سے دوستی اور محبت کی ہے پس وہ مفارقت  
عذاب کا موجب ہو جائے گی۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ  
کے حضور کھڑا ہو نیسے ڈرتے ہیں اور ان فانی اشیاء  
کے دلدادہ اور گردیدہ نہیں ہوتے وہ اس عذاب  
سے بچائے جاتے ہیں کسی نے کیا اچھا کہا ہے  
دشت دنیا جزو دوزد جزا دامت  
جز خلوت گاہ حق آرام نیست  
اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہمارا اصل منشا اور  
آننے کی غرض یہ نہیں کہ عیسیٰ فوت ہو گیا  
یہ تو ایک سچائی تھی جو ہم نے پیش کی اللہ تعالیٰ  
نے ہم پر ہی ظاہر کیا ہم نے اسی طرح اسکو دنیا  
کے سامنے پیش کر دیا۔ ہمیں حضرت عیسیٰ کے  
ساتھ کوئی دشمنی نہیں۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ  
کے ایک رسول اور پیغمبر ہیں یہہ کچھ میں کہ وہ ہم  
عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے ہمارے ان  
کی تہلیل منظور نہیں مگر ہم کیا کریں اصل بات ہی  
یہ ہے جو امر ہم کسی نبی اور رسول کے لئے نہیں  
مانتے ہم کیونکر ان کے ساتھ اسے مختص کریں۔ ثان  
ہم کو نکل نہیں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جس جسم کیساتھ  
دوسری سب آسمان پر گئے ہیں حضرت عیسیٰ بھی  
اسی جسم کے ساتھ گئے ہیں۔ مگر ان لوگوں کی  
غلطیوں اور خود تراشیدہ خیالات کو کیسے  
مان لیں۔

یہ خوب یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو  
آسمان پر روح بلا جسم مگر نہیں مانتے ہم  
مانتے ہیں کہ وہ وہاں جسم ہی کے ساتھ ہیں  
ان فرق اتنا ہے کہ یہ لوگ جسم عنصری کہتے ہیں  
اور میں کہتا ہوں کہ وہ جسم دہی جسم ہے جو دوسرے  
رسولوں کو دیا گیا ہے۔  
دوزخوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
لا تفتح لہم ابواب السماء یعنی کافروں  
کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے  
جہاں گئے۔ اور مومنوں کے لئے فرماتا ہے  
لہم الابواب ابان آیات میں  
لہم کا لفظ اجسام کو چاہتا ہے تو کیا یہ سب

دوسرا سوال آپ کا یہ ہے کہ فناء اتم معنی غایت المناج و نہایت الوصال میں علم حق رہتا ہے  
یا نہیں اول سمجھنا چاہئے کہ فناء اتم عین وصال کا نام نہیں بلکہ امارات اور آثار وصال میں سے  
ہے کیونکہ فناء اتم مراد اس حالت سے ہے کہ طالب حق خلق اور ارادات اور نفس سے بکلی باہر  
ہو جاوے اور فعل اور ارادات الہی میں بکلی ہو جاوے یہاں تک کہ اوس کے ساتھ دیکھتا ہوا اور  
اوس کے ساتھ سنتا ہوا اور اوس کے ساتھ کھڑا ہوا اور اوس کے ساتھ چھوڑا ہوا پس یہ تمام آثار  
وصال کے ہیں نہ عین وصال اور عین وصال ایک ہیچون اور ہیچون نور ہے کہ جسکو اہل وصال  
شناخت کرتے ہیں مگر بیان نہیں کر سکتے خلاصہ کلام یہ کہ جب طالب کمال وصال کا خدا کے لئے  
اچھے تمام وجود سے الگ ہو جاتا ہے اور کوئی حرکت اور سکون اسکا اپنے لئے نہیں رہتا بلکہ سب کچھ خدا  
کے لئے ہو جاتا ہے تو اس حالت میں اوسکو ایک روحانی موت پیش آتی ہے جو بقا کو مستلزم ہے  
پس اس حالت میں گویا وہ بعد موت کے زندہ کیا جاتا ہے اور بغیر اللہ کا وجود اسکی آنکھ  
میں باقی نہیں رہتا یہاں تک کہ غلبہ شہود ہستی الہی سے وہ اپنے وجود کو بھی نابود ہی خیال  
کرتا ہے پس یہ مقام عبودیت و فنا اتم ہے جو غایت سیر ادلیا ہے اور ہی مقام میں غیبی  
باذن اللہ ایک نور سالک کے قلب پر نازل ہوتا ہے جو تقریر اور تحریر سے باہر ہے غلبہ شہودی  
ایک ایسی حالت ہے کہ جو علم یقین اور عین یقین کے مرتبہ سے برتر ہے صاحب شہود تام کو  
ایک علم تو ہے مگر ایسا علم جو اپنے ہی نفس پر وارد ہو گیا ہے جیسے کوئی آگ میں جل رہا ہے سو  
اگرچہ وہ بھی جلنے کا ایک علم کہتا ہے مگر وہ علم یقین اور عین یقین سے برتر ہے کہ  
شہود تام بخبری تک ہی نوبت ہو جاتا ہے اور حالت سکر اور بیہوشی کی غلبہ کرتی ہے اس  
حالت سے یہ آیت مشابہ ہے فلما تجتہ ربه للجل جعلہ دکا و حرمی صعبا۔  
لیکن حالت تام وہ ہے جس کی طرف اشارہ ہے ما ناعی البصر ما طعی یہ حالت اہل  
جنت کے نصیب ہوگی پس غایت ہی ہے جسکی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ اشارہ فرمایا  
ہے۔ وجوہ یومئذ ناضق الی ذلھا فاظروا واللہ اعلم بالصواب  
فاکسار از اعلام المجرۃ ۱۔ مارج ۱۱۷ مطابق ۸۔ جمادی الاول ۱۳۳۷ھ



وہ جسمانی لذت کے مفہوم سے نہارون درجہ زیادہ مفہوم روحانی لذت میں رکھتا ہے۔ اگر اس محبت کی لذت میں غیر معمولی سیر کی اور سیرابی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے عجب جسمانی لذت کو ترک کیوں کریں۔ یہاں تک کہ بعض اس قسم کے بھی ہو گذرے ہیں جنہوں نے سلطنت تک کو چھوڑ دیا چنانچہ ابراہیم ادہم نے سلطنت چھوڑ دی۔ اور انبیاء علیہم السلام نے نہارون لاکھوں مصائب کو برداشت کیا اگر وہ لذت اور ذوق اس محبت الہی کی نہ ہیں۔ تہا جو بہترین کشان کشان لئے جاتا تھا تو وہ پہر کیا بات تھی کہ اسقدر مصائب کو انہوں نے خوشی کے ساتھ اٹھالیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اس درجہ میں سب سے بڑے ہوئے ہیں اس لئے آپ کی زندگی کا نمونہ بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہے۔ کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کی ساری نعمتیں اور عزتیں پیش کیں مال و دولت۔ سلطنت۔ عورتیں۔ اور کہا اگر آپ ہمارے بتوں کی خدمت نہ کریں اور